۸۸۱۰۷

يُحَرِّبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

سلسلۂ

تصانیف انجمن موید العلوم نمبر ۹

مقالات مدرسۃ الواعظین

(مقالۂ دوم)

ویدوں کے زمانہ کی

انسانی قربانی

یا

شنہ شیپ کی کہانی

(مع مقدمہ)

مرتبہ

فاضل نبیل متکلم بے مثیل ادیب جلیل خادم علم و دین

حضرت مولانا خواجہ غلام الحسنین صاحب پانی پتی نجفی

بار اول تعداد (۱۰۰۰) | مطبوعہ الواعظین پریس نخاس لکھنؤ | قیمت فی جلد ۳

سُبحَانَہٗ وَلَہُ الْحَمْد

دیباچہ

حضرات ناظرین! شنہ شیپ کی کہانی رگوید کی سب سے پرانی اور سب سے مستند تفسیر (ایتریہ براہمن ‌پنچکا ۷۔ کنڈکا ۱۳-۱۸) کا ترجمہ ہی۔ کہانی کا خلاصہ یہ ہی کہ راجہ ہریشچندر کی سَو رانیاں تھیں۔ مگر کسی رانی سی بیٹا پیدا نہیں ہوا۔ راجہ نے ورن دیوتا سی التجا کی کہ اگر میرے گھر میں بیٹا پیدا ہو تو اُسکو تیری بھینٹ چڑھاؤں گا۔ ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام روہت رکھا گیا۔ جب روہت جوان ہوا تو راجہ نے اُسکو بھینٹ چڑھانا چاہا۔ مگر وہ گھر سی نکل کر جنگل میں بھاگ گیا۔ چھ سال کے بعد اُس نے اجی گرت رشی سی اُس کے بیٹے شُنہ شیپ کو سَو گائیں دیکر خرید لیا۔ آخرکار رشی اپنے بیٹے کو تین سَو گائیں لیکر قتل کرنیکے لئے آمادہ ہو گیا۔ لڑکے نے رگوید کے مختلف منتروں سے مختلف دیوتاؤں کی پوجا کی اور اُن کو رجھایا۔ دیوتاؤں نے خوش ہوکر اُسکو قتل سی بچا لیا۔ اس کہانی سے علاوہ دیگر امور کے دو باتیں خاص طور پر ثابت ہوتی ہیں اوّلاً۔ ویدوں میں دیوتاؤں کی پوجا کا حکم ہی۔ اندر۔ اگنی۔ وایو۔ سوریہ۔ وغیرہ مختلف دیوتاؤں کی تعریف ویدوں میں لکھی ہوئی ہی جن سی مرادیں مانگی جاتی ہیں۔ ثانیاً۔ ویدوں کے زمانہ میں انسانی قربانی بھی خاص خاص صورتوں میں رائج تھی۔ مقالہ ہٰذا کے شروع میں ایک مقدمہ کا اضافہ کیا گیا ہی جس میں اس کہانی کے مستند ہونیکے دلائل اور ویدوں میں کہانیوں کا پایا جانا سوامی دیانند سرسوتی کی تحریرات سی بھی ثابت کیا گیا ہی۔ اُمید کہ اس

مقالہ کا مطالعہ ویدیت کی بابت تحقیقات کرنیوالوں کیلئے خاص طور پر مفید ثابت ہوگا۔ فقط

(خواجہ غلام الحسنین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ویدوں کے زمانے کی انسانی قربانی

یا

شنہ شیپ کی کہانی

مقدمہ

شرتی اور سمرتی

شرتی اور سمرتی کی تعریف۔

۱۔ ہندوؤں کی مذہبی کتابیں دو قسم کی ہیں۔ شرتی اور سمرتی۔ شرتی کے معنی ہیں "سُنی ہوئی بات" یعنی الہامی کلام جس کا مصنف کوئی انسان نہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ رشیوں نے اس کلام کو سنا یا دیکھا تھا۔ سمرتی کے معنی ہیں روایات جو بزرگوں سے سینہ بسینہ پہنچی ہیں ؛

منتر براہمن اور اپنشدیں شرتی ہیں۔

۲۔ چاروں وید (رگوید۔ یجروید۔ سام وید۔ اتھروید) شرتی کہلاتے ہیں لفظ وید کے معنی علم کے ہیں۔ اور ہر وید کے دو حصے ہیں۔ منتر بھاگ

اور براہمن بھاگ۔

(ا) **منتر بھاگ** وہ حصہ ہے جس میں منتر یعنی بھجن یا دعائیں ہیں۔ ہر ایک وید کے منتروں کے مجموعہ کو **منتر سنگھتا** (یا منتر سنہتا) کہتے ہیں۔

(ب) **براہمن بھاگ** وہ حصہ ہے جس میں منتروں کی تفسیر ہے۔ یعنی خاص خاص منتروں کے معانی۔ ان کے پڑھنے کے موقعے۔ یگیہ کی رسموں کو پورا کرنے کے طریقے۔ اور ہر بات کی بابت مفصل اور مکمل ہدایتیں لکھی گئی ہیں۔ اُپ نشدین بھی (یعنی فلسفہ کے وہ رسائل جن میں وید منتروں کی فلسفیانہ تفسیر کی گئی ہے) براہمن بھاگ میں شامل ہیں۔

خلاصہ یہ کہ منتر بھاگ **متن** ہے اور براہمن بھاگ (مع اُپ نشد) اُسکی **شرح**۔ اور متن و شرح دونوں کو شُرتی یا الہامی کلام مانتے ہیں +

ویدوں کے براہمن

۳۔ ہر وید کے براہمن یعنی تفاسیر الگ الگ ہیں جو اس کا نہایت ضروری حصہ ہیں۔ رگوید کا اُیتریہ براہمن یجر وید کا شت پتھ براہمن سام وید کا تانڈیہ براہمن (جسکو مہا براہمن بھی کہتے ہیں) اور اتھرو وید کا گوپتھ براہمن زیادہ مشہور ہیں +

منتر بھاگ اور براہمن دونوں کا نام وید ہے

۴۔ چونکہ منتر بھاگ اور براہمن بھاگ دونوں کا نام شرتی ہے۔ گویا منتروں کی عبارت بھی پرمیشور کی بنائی ہوئی ہے۔

اور تفسیر بھی اُسی کی بتائی ہوئی ہے اس لئے اِن دونوں کا مشترک نام "وید" ہے جیساکہ سائناچاریہ رشی (مفسر وید) نے اپنی بنائی ہوئی رگوید کی تفسیر (ویدارتھ پرکاش) میں لکھا ہے کہ

"وید کی اس تعریف پر کہ وہ منتر اور براہمن کا مجموعہ ہے کسی کو اعتراض نہیں اسی لئے آپستمب رشی نے یجنہ پربھاشا میں لکھا ہے کہ منتر اور براہمن کا نام وید ہے۔"

{ "براہمنز اوف دی ویدز" (ویدوں کے براہمن) مولفہ ڈاکٹر میکڈونلڈ ایم۔اے۔ پہلا باب صفحہ ۶ مطبوعہ مدراس سنہ ۱۸۹۶ء }

اور اسی عقیدہ پر تمام سناتن دھرمی پنڈت نہایت مضبوطی سے آج تک قائم ہیں÷

سمرتی میں کون کون سی کتابیں شامل ہیں

۵۔ ویدوں کے سوا باقی کتابیں سمرتی میں شامل ہیں جس میں چار اُپ وید چھ ویدانگ چھ اُپانگ (یعنی چھ درشن) اٹھارہ پُران۔ دھرم شاستر (یعنی منوسمرتی وغیرہ) اتہاس (یعنی رامائن۔ مہابھارت وغیرہ تواریخ اور قصہ کہانی کی کتابیں) اور تنتر وغیرہ سب کچھ داخل ہیں۔ جن میں سے بعض کو سوامی دیانند سرسوتی نے مستند اور بعض کو غیر مستند مانا ہے÷

۲۔ براہمن بھاگ کی عظمت

براہمن گرنتھوں کی بابت سوامی دیانند کا عقیدہ

۶۔ اوّل اوّل سوامی جی بھی ہندو پنڈتوں کی طرح۔ منتر بھاگ اور براہمن بھاگ دونوں کو شرتی مانتے تھے۔ (جس کی کیفیت کسی دوسرے مقالہ میں پیش کی جائے گی) تاہم اُنھوں نے جو عظمت براہمن گرنتھوں کو دی ہے وہ کسی دوسری کتاب کو نہیں دی۔ کیونکہ وہ اُن کے نزدیک ویدوں کی نہایت ہی قدیم اور مستند تفسیریں ہیں جن کے بغیر ویدوں کا مطلب حل نہیں ہو سکتا +

براہمن ویدوں کی مستند تفسیریں ہیں اور ویدوں کے ساتھ اُن کا پڑھنا واجب ہے

۷۔ سوامی جی براہمن گرنتھوں کو بڑے بڑے عالمان وید کی لکھی ہوئی تفسیریں مانتے ہیں۔ اُن کے الفاظ یہ ہیں:۔

"چاروں ویدوں کے جاننے والے برہم یعنی براہمن مہرشیوں نے جو ویدوں کا دیاکھیان (شرح) کیا ہے وہی براہمن ہیں"

{ تمہید تفسیر وید (اُردو ترجمہ بھومکا) اصطلاح وید بحث صا۶ مطبوعہ میرٹھ سنہ ۱۹۹۸ء۔ }

ایک اور مقام پر اُن کتابوں کو ویدک تعلیم کے دستور العمل میں داخل کر کے اُن کا پڑھنا واجب بتاتے ہیں۔ اور یوں فرماتے ہیں:۔

"بعد ازاں چھ سال تک اندر ائیتریہ۔ شت پتھ سام اور گوپتھ ان

چار برہمن گرنتھوں کے ساتھ چاروں وید کو معہ اُن کے سُور (کمی بیشی آواز) الفاظ، معنی، باہمی تعلقات اور موقعہ استعمال (کریا) کے پڑھا و جیسے ہ

{ستیارتھ پرکاش کا مستند اُردو ترجمہ تیسر اسملاس
دفعہ ۹۸ صـ۸۹ مطبوعہ لاہور سنہ ۱۸۹۹ء}

سوامی جی براہمنوں کو اپنی تفسیر کا ماخذ بتاتے ہیں۔

۸۔ اس کے علاوہ سوامی جی نے براہمن گرنتھوں کو اپنی تفسیر وید کا ماخذ بتایا ہی اور اُن کی عظمت کو ان لفظوں میں جتایا ہی:-

"قدیم آچاریوں کی کی ہوئی تفسیر کو ظاہر کیا جاتا ہے جو قدیم عالموں یعنی برہما سے لیکر یاگیہ ولکیہ۔ واتسائن۔ اور جیمنی تک رشیوں نے ایتریہ اور شت پتھ وغیرہ تفسیریں لکھی ہیں نیز پانینی۔ پتنجلی اور یاسک وغیرہ مہرشی لوگ۔ جو ویدوں کے مضامین کی تشریح ویدانگ کے نام سے کر چکے ہیں۔ نیز جیمنی وغیرہ رشیوں نے جو ویدوں کے اُپانگ یعنی چھ شاستر لکھے ہیں اور جو اُپ وید اور ویدوں کی شاکھائیں بنائی جا چکی ہیں اُنھیں سے انتخاب کر کے سچے معنی کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ کوئی نئی بات بلا حوالے اپنی طرف سے نہیں لکھی جاتی ہ

{تمہید تفسیر وید اُردو ترجمہ بھومکا تفسیر ہٰذا کی ضرورت پر
بحث صـ۲۰ مطبوعہ میرٹھ سنہ ۱۸۹۸ء}

دیکھئے۔ سواجی کا دعویٰ کہیں نے ایتریہ۔ شت پتھ وغیرہ کتابوں ہی کے مضامین کو اپنی تفسیر میں درج کیا ہی اور یہ معمولی کتابیں نہیں ہیں۔ بلکہ شری برہماجی کے زمانہ سے لیکر پتنجلی اور یاسک وغیرہ کے زمانہ تک بڑے بڑے مُستند رشیوں مہرشیوں کی تحریریں ہیں +

سوامی جی برہمنوں کے مضمون کو الہامی مانتے ہیں۔

۹۔ اس سے بھی زیادہ پُر زور وہ تحریر ہی جس میں سوامی جی نے براہمنوں کے مضمون کو الہامی تسلیم کیا ہے۔ صاحب موصوف ایک سوال قائم کرتے ہیں کہ ملہماں وید تو سنسکرت زبان کو جانتے ہی نہ تھے اُنھوں نے ویدوں کے مطالب کو کیسے سمجھا؟ اور اسکے جواب میں یوں لکھتے ہیں :۔

"پرمیشور نے جتلایا۔ اور دھر ماتما۔ یوگی مہرشی لوگ جب جب جس جس منتر کے معنی جاننے کی خواہش کر کے توجہ کو یکسو کر کے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی (مراقبہ) کے اندر قائم ہوئے تب تب پرماتمانے مطلوبہ منتروں کے معنی جتلائے جب بہت لوگوں کے آتماؤں میں وید کے معنی ظاہر ہوئے تب رِشی مُنیوں نے وہ معنی معہ رشی منیوں کی روایات کے کتابوں میں لکھے۔ اُن کا نام "برہمن ہوا" یعنی برہم جو معنی وید ہی اُس کی شرح ہونے کے باعث برہمن نام رکھا گیا"

{ستیارتھ پرکاش کا مستند اردو ترجمہ بااتول سملاس۔ دفعہ ۵۷ صفحہ ۲۶۹ مطبوعہ لاہور سنہ ۱۸۹۹ء}

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ براہمن گرنتھ ویدوں کے پورے پورے عالموں - اور عالموں اور بڑے بڑے صاحبان کشف و الہام کی تحریریں ہیں اور وید منتروں کی جو تفسیر اُن میں درج کی گئی ہے قطعی مستند ہے کیونکہ خود پرمیشور نے بحالت مراقبہ اُن کو بتائی تھی - یا یوں کہئے کہ براہمنوں کا مضمون انسانی نہیں بلکہ الہامی ہے ؀

وید منتروں اور براہمنوں کا باہمی تعلق -

۱۰ - تحریر مذکورہ سے وید منتروں اور براہمنوں کے تعلق پر حسب ذیل روشنی پڑتی ہے :-

(۱) ویدوں کے الفاظ کا الہام تو (حسب اعتقاد سوامی جی) صرف چار رشیوں (اگنی - وایو - آدیتہ اور انگرا) کو ہوا تھا مگر معانی کا الہام بے شمار یوگیوں - مہرشیوں - اور مہاتماؤں کی آتماؤں میں ہوا -

(۲) منتروں کے ملہم سنسکرت سے بالکل نابلد تھے - مگر معانی کے ملہم اُس سے بخوبی واقف تھے -

(۳) الفاظ وید کا الہام ایک ہی دفعہ ابتدائے آفرینش میں ہوا تھا مگر معانی وید کا الہام درمیانی زمانہ میں شروع ہو کر ایک مدت دراز تک ہوتا رہا -

(۴) منتروں کے الہام میں چاروں رشیوں کے ارادہ کا کوئی

دخل نہیں تھا۔ بلکہ اُن کی خواہش یا کوشش کے بغیر خود ہی پرمیشور نے ہر ایک رشی کو ایک ایک وید کے الفاظ سکھا دئے اور فوراً تمام منتر حفظ کرا دئے۔ مگر **معانی** کے الہام کے لئے سعی و کوشش کی ضرورت تھی۔ اور وہ اُس وقت ظاہر ہوتے تھے جبکہ بڑے بڑے رشی۔ مہرشی۔ یوگی۔ مہاتما **ارادۃً** سمادھی لگا کر بیٹھتے تھے۔

بیان مذکور کا خلاصہ اور نتیجہ

۱۱۔ اس بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ سوامی جی کے نزدیک **وید کے الفاظ** اور **معانی** (جو براہمنوں میں لکھے ہوئے ہیں) دونوں **شرتی** (الہامی کلام) ہیں۔ گو الفاظ کا الہام ابتدائے آفرینش میں ہوا اور معانی کا الہام ایک عرصہ کے بعد شروع ہو کر لاکھوں کروڑوں برسوں میں مکمل ہوا۔ اور جب وہ الہام براہمن گرنتھوں کی صورت میں مرتب ہو گیا اُس وقت دنیا کی ہدایت کا سامان میسر ہوا[1]

[1] سوامی جی اس سوال کے جواب میں کہ پرماتما نے "کیا وجہ ہے کہ چاروں رشیوں کے دلوں میں ویدوں کو ظاہر کیا سب کے دلوں میں نہ کیا"؟ یوں لکھتے ہیں کہ "اُن کے پہلے پنیوں کی وجہ سے اُن کے دلوں میں ویدوں کا الہام یا انکشاف کرنا مناسب تھا" (دیکھو ترجمہ بھومکا۔ ویدوں کی پیدائش کا بیان صـ ۱۱ مطبوعہ میرٹھ سنہ ۱۸۹۹ء) اور ستیارتھ پرکاش میں بھی یہی مضمون ہے (دیکھو ستیارتھ پرکاش کا مستند اردو ترجمہ۔ ساتواں سملاس۔ دفعہ ۱۷ صـ ۳۴۷ مطبوعہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سنہ ۱۸۹۹ء) اس سے معلوم ہوا کہ وید جیسی ہدایت کی کتاب کا وجود بھی دنیا کے اعمال پر موقوف ہے اگر چار کامل پاک روحیں ازل سے موجود نہ ہوتیں تو دنیا ابدالآباد تک ہدایت سے محروم رہتی کیونکہ پرماتما از خود اپنے فضل و کرم سے خلقت کی ہدایت کا کوئی سامان مہیا نہیں کر سکتا (معاذ اللہ) بھلا ایسی حالت میں پرمیشور کا وجود دنیا کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ منہ

اس عقیدے میں اتنا نقص ضرور ہے کہ ملہمان وید اور اُن کے ہمعصروں کو منتروں کے معانی و مطالب اور حقائق و دقائق اور اُن کے طریقہ استعمال سے بے بہرہ مانا ہے جس کا علم آہستہ آہستہ دوسرے لوگوں کو مراقبہ کی حالت میں ایک مدت تک ہوتا رہا۔ اور اس قدر عرصہ دراز میں جس کے برسوں کی تعداد کا اندازہ محال ہے مدوّن ہو کر مکمل ہوا۔ تاہم اس عقیدہ سے بھی براہمن گرنتھوں کی عظمت صاف ظاہر ہے کہ وہ منتر سنگھتا کا نہایت ضروری جزو ہیں جن کے بغیر منتروں کا مطلب حل نہیں ہو سکتا۔ بعبارت دیگر وید ایک مقفّل خزانہ ہے جس کی کنجی براہمن گرنتھ ہیں ؀

منتر بھاگ اور براہمن بھاگ دونوں کو وید کہنا چاہیئے یا نہیں؟

۱۲۔ اس مقام پر سوامی جی نے ایک سوال اٹھایا ہے کہ منتر بھاگ اور براہمن بھاگ دونوں کو وید کہنا چاہیئے یا نہیں؟ سوامی جی اس کے جواب میں یوں فرماتے ہیں کہ:۔

"سوائے ایک کاتیاین رشی کے اور کسی رشی نے اُن کو وید کے نام میں شامل نہیں مانا"

{ اردو ترجمہ بھومکا۔ اصطلاح وید پر بحث
صہ۵ مطبوعہ میرٹھ سنہ ۱۸۹۸ء }

اور ان کتابوں کو "وید کی شرح" بتاتے ہیں جیسا کہ اس کتاب میں

ایک اور مقام پر لکھا ہے :-

"براہمن۔ وید کے دیاکھیاں (شرح) ہیں اس لئے اُن کا نام وید نہیں ہو سکتا کیونکہ منتروں کا حوالہ دیکر براہمنوں میں ویدوں کی شرح کی گئی ہے"

[حوالہ سابقہ صفحہ ۶۰]

مگر کاتیائن رشی کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ درحقیقت تمام سناتن دھرمی پنڈت وید منتروں اور براہمن گرنتھوں کو "وید" ہی کہتے ہیں جیساکہ پہلے ثابت کیا گیا (دیکھو دفعہ ۴) مگر میرے خیال میں اس بحث پر زور دینے کی ضرورت نہیں۔ سناتنی پنڈت منتر بھاگ اور براہمن بھاگ دونوں کو وید بتلاتے ہیں بتایا کریں۔ سوامی جی اور اُن کے چیلے منتر بھاگ کو وید اور براہمن بھاگ کو ویدوں کے دیاکھیان کہتے ہیں کہا کریں۔ مقصد ہر ایک فریق کا ایک ہی کیونکہ

(۱) متن اور شرح دونوں میں سمبندھ اُپادھی (لازم و ملزوم) کا تعلق ہے۔

(۲) دونوں پرمیشور کے بتائے اور جتائے ہوئے ہیں۔

(۳) دونوں الہامی کلام ہیں

(۴) دونوں کا ساتھ دامن چولی کا ساتھ ہو ایک کو دوسرے

سے جدا کرنا ناخن سے گوشت چھڑانا ہے اب خواہ اُن کو "وید" کے نام سے موسوم کیا جائے یا نہیں ہم کو اس سے بحث نہیں۔ کیونکہ ہم کو نام سے کام نہیں کام سے کام ہے +

براہمن بھاگ کہاں تک مستند ہے؟

۱۳۔ اسی بحث میں سوامی جی نے ایک اور سوال پیش کیا ہی کہ براہمنوں کی ویدکے برابر سند ماننی چاہئیے یا نہیں؟ اور اس کا جواب ان لفظوں میں دیا ہے:-

"اُن کی ویدوں کے برابر سند ماننا مناسب نہیں ہی۔ کیونکہ وہ ایشور کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ البتہ جہاں تک ویدوں کے مطابق ہیں۔ وہاں تک سند ماننا واجب ہے، اس لئے اُن کو سند کے لئے محتاج بالغیر (پرتہ پرمان) ماننا" مناسب ہے"۔

{ اردو ترجمہ بھومکا۔ اصطلاح وید پر بحث
صہ ۶۱ مطبوعہ میرٹھ ۱۸۹۸ء }

یہی مضمون سوامی جی نے اپنے عقائد کے بیان میں لکھا ہے (دیکھو ستیارتھ پرکاش کا مستند اُردو ترجمہ۔ چودھویں سملاس کا خاتمہ صہ ۲۴۲ مطبوعہ لاہور ۱۸۹۹ء) یہاں قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ سوامی جی تو براہمنوں کو شری برہما جی سے لیکر جیمنی رشی

تک ویدوں کے سب سے زیادہ معتبر عالموں کی قلمبند کی ہوئی تفسیریں مان چکے ہیں (دیکھو دفعہ ۷-۸) اور یہ بھی اقرار کر چکے ہیں کہ اِن کتابوں کا مضمون الہامی ہے (دیکھو دفعہ ۹) تو اب اُن کے کسی حصہ کو غیر مستند یا خلاف وید قرار دینا کیا معنی! کیا سوامی جی قدیم رشیوں سے زیادہ عالم تھے؟ کیا اُن مہاتماؤں کی سمادھی ناقص رہ گئی تھی جو ویدوں کا مطلب اُنھوں نے غلط لکھ دیا؟ کیا انیسویں صدی مسیحی (کلجگ) کے رشی شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے کامل سمادھی لگا کر صحیح مطلب کا پتہ لگایا ہے؟ کیا کروڑوں سال بعد آج اُن بزرگوں کی غلطیاں پکڑی گئی ہیں؟ مجھے یقین ہے کہ پکے سے پکا دیانندی آریہ بھی اس کا جواب نفی میں دے گا۔ اور سوامی جی کو ایسی عزت دینے کیلئے تیار نہ ہوگا جس میں قدیم رشیوں کی سراسر ذلّت ہے۔ لہذا سوامی جی کی تحریر کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ براہمن گرنتھوں میں اگر کوئی خلاف وید مضمون درج ہو گیا ہو تو وہ اُس الحاقی مضمون کو مردود سمجھتے ہیں نہ کہ اُن معزز رشیوں کی الہامی تحریرات کو ۔

۳۔ شُنہ شیپ کی کہانی کے ماخذ

سنسکرت کی بعض کتابیں جنمیں شُنہ شیپ کی کہانی موجود ہے یا اسکا ذکر ہے۔

۴۴؎۔ یہ کہانی جس کا ترجمہ اس مقالہ میں پیش کیا جاتا ہے سنسکرت کی بہت سی کتابوں میں بیان کی گئی ہے مثلاً۔

(۱) رگوید سنگھتا۔ رگوید کے دو منتروں (منڈل ۱ سکت ۲۴ منتر ۱۲-۱۳) میں شُنہ شیپ کا نام دو دفعہ آیا ہے اور منڈل ۱ سکت ۲۴ اور اگلے سکتوں میں اس کے قصہ کی طرف اشارات ہیں۔

(۲) ایتریہ براہمن۔ یہ کتاب رگوید کی سب سے مستند اور قدیم تفسیر ہے جس میں پوری تفصیل کے ساتھ یہ کہانی درج کی گئی ہے (دیکھو ایتریہ براہمن پنچکا ۷۔ کنڈکا ۱۳-۱۸) یہ وہ کتاب ہے جس کے مضمون کو سوامی جی الہامی مان چکے ہیں (دیکھو دفعہ ۹)

(۳) رامائن۔ یہ کتاب جس میں رامچندر جی کے حالات لکھے گئے ہیں۔ اس کے بال کانڈ سرگ ۶۱-۶۲ میں بھی کسی قدر فرق سے یہی کہانی موجود ہے (دیکھو۔ رامائن۔ مطبوعہ بمبئی ۸۳-۱۹۸۲ صفحہ ۱۴۱-۱۴۴)۔

(۴) منوسمرتی۔ منوجی نے ایک شلوک میں اسی کہانی کی طرف اشارہ کیا جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"اجی گرت رشی بھوک سے دکھی ہو کر اپنے بیٹے (شنہ شیپ) کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ لیکن گناہ سے آلودہ نہیں ہوئے۔ کیونکہ انھوں نے فاقہ کی موت سے بچنے کے لئے ایسا کیا تھا"۔

[منوسمرتی۔ ادھیائے ۱۰۔ اشلوک ۱۰۵]

شنہ شیپ کی کہانی اور یورپین علما

۱۵۔ یوروپین عالموں نے اس کہانی کا ترجمہ بزبان انگریزی شائع کیا ہے۔ جس میں سے بعض کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) وِلسن صاحب انھوں نے اپنے ایک مضمون میں اس کہانی کو لکھا ہے۔

(۲) پروفیسر میکس مولر انھوں نے اپنی کتاب "اینشنٹ سنسکرت لٹریچر" (قدیم سنسکرت کا علم ادب) میں اصل حکایت مع ترجمہ درج کی ہے (دیکھو کتاب مذکور صفحہ ۴۰۸-۴۱۹)۔

(۳) ڈاکٹر میکڈونالڈ۔ ایم۔ اے انھوں نے اپنی کتاب "ویدک ریلیجن" (ویدک مذہب) میں اس کا ترجمہ کیا ہے (دیکھو کتاب مذکور صفحہ ۸۹-۱۰۷ طبع دوم)۔

(۴) ڈاکٹر مارٹن ہاگ۔ انھوں نے ایتریہ براہمن کا پورا ترجمہ شائع کیا ہے اس میں یہ کہانی موجود ہے (دیکھو ایتریہ براہمن

ادف دی رگوید۔ جلد دوم۔ صفحہ ۴۶۰-۴۷۱ مطبوعہ بمبئی سنہ ۶۳ ۱۸ء)

۱۶۔ ویدوں کے علاوہ جن کتابوں میں شُنہ شیپ کی کہانی درج کی گئی ہے۔ یا اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اُن میں سے ایتریہ براہمن اور منوسمرتی سب سے زیادہ مستند اور قدیم ہیں۔ ایتریہ براہمن کی بابت سوامی جی کی رائے معلوم ہو چکی ہے (دیکھو دفعہ ۷-۸-۹) اور منوسمرتی کی عظمت کا اندازہ اسی بات سے ہو سکتا ہے کہ اُنھوں نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء میں منوسمرتی کے سوا کسی دوسری سمرتی کے شلوک درج نہیں کئے جس کی وجہ اُنھوں نے ان لفظوں میں بیان کی ہے :۔

"اِنہ سمرتیوں کا ویدوں سے ورودھ اور ویدوں میں پرمان بھی کسی کا نہیں ہے۔ رشی منیوں کی بھی کوئی سمرتی نہیں سوائے منوسمرتی کے (اس کے بعد سنسکرت کی ایک عبارت نقل کر کے لکھتے ہیں) یہ چھاندوگ اُپنشد کی شُرتی ہے اس کا یہ ابھپرائے ہے کہ جو کچھ منو جی نے اُپدیش کیا ہے تتھا وت ویدوکت ہے اور ستیہ ہی ہے جیسے کہ روگ کا ناش کرنے کا اوشدھی ویسا ہی یہ ہے یہ ایک منوسمرتی ہی کا وید میں پرمان ملتا ہے اور کسی سمرتی کا نہیں"[۱]

[۱] { ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء
چوتھا سملاس صفحہ ۱۰۵ (اردو ایڈیشن) } (حاشیہ صفحہ ۱۸ پر ملاحظہ ہو)

منوسمرتی کی بابت سوامی جی کی ایک قابل قدر تحریر۔

تحریر مذکور کا حاصل مطلب

۱۷۔ عبارت مذکورہ بالا میں سوامی جی نے تمام سمرتیوں کو غیر مستند بتا کر صرف منو سمرتی کو مستند مانا ہے اور چھاندوگ اُپ نشد کے حوالہ سے یہ لکھا ہے کہ منو سمرتی میں جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل سچ اور وید کے مطابق ہے اور جس طرح دوائیں جسمانی امراض کو دور کرتی ہیں اسی طرح منو سمرتی کی تعلیم روحانی امراض کا علاج ہے۔ سوامی جی دوسری دفعہ نہایت زور کے ساتھ فرماتے ہیں کہ منو سمرتی ہی کا "وید میں پرمان ہے" اس سے یہ پانچ باتیں ثابت ہوئیں

(الف) صرف منو سمرتی مستند ہے باقی تمام سمرتیاں غیر مستند ہیں

تحریر مذکور کا حاصل مطلب۔

۱۸ سوامی جی کے مرنے کے بعد ۱۸۸۴ء میں ستیارتھ پرکاش کا دوسرا اڈیشن شائع ہوا تھا۔ اس میں بھی منو سمرتی کے سوا تمام سمرتیوں کو ناقابل تسلیم اور دھوکے کی ٹٹی بتایا ہے مگر اتنا اور بڑھا دیا ہے کہ منو سمرتی کے "تحریف شدہ شلوک" بھی ناقابل تسلیم ہیں (دیکھو کتاب مذکور کا مستند اردو ترجمہ تیسرا سملاس۔ دفعہ ۱۰۸ صـ۹۲) اس بات کا بار ثبوت آریہ سماج پر ہے کہ آیا خود سوامی جی نے اپنے پہلے قول اور چھاندوگ اُپ نشد کی شرتی کو رد کیا ہے یا اُن کے بعد کسی دوسرے شخص نے اُن کی تحریر کو پلٹ دیا ہے۔ یا کوئی اور قصہ ہے۔ ہم نے مقالہ اول کے دوسرے حصہ میں اس پر بحث کی ہے۔ خیر کچھ سہی۔ آریہ سماج کو منو کے تحریف شدہ شلوکوں کا پتہ لگانا پڑے گا اور جب تک منو سمرتی ادھیائے ۱۰۔ شلوک ۱۰۵ (کہ جس میں شنہ شیپ کی کہانی کی طرف اشارہ ہے) قطعی دلائل سے "تحریف شدہ" ثابت نہیں کیا جائے گا اسوقت تک اس کہانی کو صحیح ماننا لازم ہوگا۔ ۱۲ منہ

صرف منو سمرتی مستند

(ب) منوسمرتی کی تعلیم بالکل صحیح ہے اُس میں کوئی جھوٹی تعلیم نہیں ہے۔

منوسمرتی کی کل تعلیم صحیح ہے۔

(ج) منوسمرتی اسقدر مستند کتاب ہے کہ ویدوں میں اُس کا ذکر ہے اور وید بھی اُس کی تصدیق کرتے ہیں۔

وید بھی منوسمرتی کی تصدیق کرتے ہیں

(د) منوسمرتی ویدوں سے مقدم اور مثل ویدوں کے الہامی کتاب ہے

منوسمرتی الہامی کتاب ہے۔

۴۔ شُنہ شیپ کی کہانی کے مستند ہونے کے دلائل

۱۸۔ دفعہ ۱۴ میں شُنہ شیپ کی کہانی کے ماخذ بتائے گئے ہیں جن میں سے رگوید۔ ایتریہ براہمن اور منوسمرتی کے مستند ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا ایسی مستند اور الہامی کتابوں میں اس کہانی کا درج ہونا اس کے صحیح اور مستند ہونے کی سب سے پہلی دلیل ہے۔

پہلی دلیل

۱۹۔ ڈاکٹر راجندر لال متر بالقابہ رئیس کلکتہ نے اپنی قابل قدر کتاب انڈو ایرینز (ہندوستانی آریہ) میں اس کہانی پر پوری روشنی ڈالی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ شُنہ شیپ کوئی فرضی یا مصنوعی نام نہیں ہے۔ اور دعویٰ کرتے ہیں کہ میں اُسی شُنہ شیپ کی اولاد میں ہوں جس کا نام دیوراٹ رکھا گیا تھا۔ اور جس کو وشوامتر نے متبنٰی کرکے اپنے خاندان میں شامل کرلیا تھا دیکھو کتاب مذکور۔ جلد دوم

دوسری دلیل

صد ۶۹ مطبوعہ کلکتہ) اور یہ اس کہانی کے مستند ہونے کی دوسری دلیل ہے۔

تیسری دلیل

۲۰۔ اگر اس کہانی کو مصنوعی یا جعلی کہا جائے گا تو رگوید کے سو منتر تاریکی میں رہیں گے اور ان کے مفہوم حقیقی پر کوئی روشنی نہیں پڑ سکے گی کیونکہ ایتریہ براہمن میں ان منتروں (یعنی رگوید۔ منڈل ا۔ سکت ۲۴ منتر ا۔ اور اس سے اگلے منتروں) کی تفسیر اسی کہانی کے سلسلہ میں بیان کی گئی ہے۔ اگر شنہ شیپ کی کہانی کا تعلق رگوید سے قطع کر لیا جائے تو وہ منتر ایک خالی چیستاں رہ جائیں گے اور وید مقدس کا مطلب کھل نہیں سکے گا اور یہ اس کہانی کے مستند ہونے کی تیسری دلیل ہے۔

چوتھی دلیل

۲۱۔ اگر یہ کہانی فرضی ہوتی اور کسی جعل ساز نے اس کو رگوید کی تفسیر میں داخل کر دیا ہوتا تو پہلا شخص جو اس کے خلاف آواز اٹھاتا۔ وہ سوامی دیانند ہوتا۔ صاحب موصوف نے تمام مذاہب کو باطل کرنے میں کیا کچھ زحمت اٹھائی ہے اور اپنے خلاف منشا ہندو شاستروں کو رد کرنے میں کیا کچھ اہتمام کیا ہے۔ اگر شنہ شیپ کی کہانی کے خلاف کوئی کمزور سے کمزور دلیل بھی ان کے پاس ہوتی تو وہ نہایت زور کے ساتھ اس کو پیش کرتے۔ اور اس کہانی کو رد کرنے کے لئے پورا زور لگاتے۔ مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا۔ لہذا یہ کہانی جعلی یا الحاقی نہیں ہو سکتی

اور یہ اس کے مستند ہونے کی چوتھی دلیل ہے۔

پانچویں دلیل

۲۲۔ ایتریہ براہمن میں یہی ایک کہانی نہیں ہے۔ بلکہ وہ داستانوں اور افسانوں کا مجموعہ ہے جس میں ایسی ایسی بے شمار حکایتیں بھری پڑی ہیں۔ جن سے مختلف وید منتروں کے معنی پر روشنی ڈالی گئی ہے لہذا **شنہ شیپ** کی کہانی کو جعلی قرار دینے سے تقریباً تمام ایتریہ براہمن کو غیر مستند قرار دیکر ایک زہریلی خوراک کی طرح یکقلم ترک کر دینا لازم ہو جائے گا۔ کیونکہ ایسی غیر مستند کتابوں کے لئے سوامی جی کا یہی فتویٰ ہے (دیکھو مقالہ اول حصۂ دوم اور ستیارتھ پرکاش کا تیسر اسملاس) مگر سوامی جی ان کتابوں کے مضامین کو **الہامی** قرار دے چکے ہیں (دیکھو دفعہ ۹) اور یہ اس کہانی کے مستند ہونے کی **پانچویں دلیل** ہے۔

چھٹی دلیل۔

۲۳۔ رگوید کے نئو منتروں کی تفسیر کا **ماخذ** یہی کہانی ہے جو ایتریہ براہمن میں درج ہے اور چونکہ رگوید کی کوئی تفسیر ایتریہ براہمن سے زیادہ قدیم اور مستند نہیں ہے لہذا اُن منتروں کا مطلب اسی تفسیر اور اسی کہانی سے حل ہو سکتا ہے۔ اب جو شخص اس کہانی کو غیر مستند بتائے اُسکو لازم ہے کہ ایتریہ براہمن سے زیادہ مستند تفسیر دکھائے۔ جو سراسر محال ہے۔ اور یہ اس کہانی کے مستند ہونے کی **چھٹی دلیل** ہے۔

۵۔ لفظ شُنہ شیپ اسم نکرہ نہیں ہے

شُنہ شیپ کے نام کو ویدوں سے نکالنے کی ایک تجویز

۲۴۔ سوامی جی کا ایک پکا مرید اور جوشیلا چیلا جس کو آنریبل بیجد اُنس تھا جس کو لوگ "پاگل پن کی حد تک پہنچا ہوا بتاتے تھے" اور جس کی نسبت آریوں کا خیال ہے کہ "یہ دیوانگی مبارک تھی"۔ (دیکھو کلیات آریہ مسافر کا دیباچہ صفحہ ۵ کالم ۲۔ مطبوعہ ہردوار ۱۹۰۴ء) لفظ شُنہ شیپ کی بابت بحوالہ رگوید لکھتا ہے کہ

"شُنا شیپ واچک ہے اُس کا جس کا وِدیا سے سپرش ہو یعنی وِدوان۔ یہ ویدک اصطلاح میں کسی خاص آدمی کا نام نہیں۔ بلکہ شِرِچ کی جگہ استعمال ہوا ہے"

{ صداقت اصول و تعلیم آریہ سماج نمبر ۲ صفحہ ۲۳ امندرجہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۳۱۹ کالم ۲ }

اس تجویز کی ناکامیابی

۲۵۔ شُنہ شیپ کے معنی وِدوان، دل یا ہِرچ ہونے سے مجھے انکار نہیں۔ مگر یہ قول کہ "وہ کسی خاص آدمی کا نام نہیں" قابل تسلیم نہیں۔ کیونکہ کسی لفظ کا بامعنی ہونا اُس کی علمیت کے منافی نہیں ہے (یہ مضمون تفصیل کے ساتھ آئندہ فصل ششم میں بیان کیا جائے گا) اس کے علاوہ اگر اس لفظ کو اسم نکرہ یا اسم صفت مان لیا جائے تو تمام پچھلے مفسروں اور رشی منیوں کو جھٹلانا اور یہ ماننا پڑے گا کہ وہ سب ویدک اصطلاحات سے محض

ناآشنا اور معانی وید سے بالکل جاہل تھی یا انھوں نے وید منتروں کے مطلب کو پلٹنے کی غرض سے ایک کہانی دل سے گھڑ کر تفسیر وید میں داخل کر دی میرے نزدیک ایک پکا آریہ بھی ایسی بات زبان پر نہیں لاسکتا یہی وجہ ہے کہ اُس "مبارک دیوانگی والے" مہاتما کو بھی (باوجود اُس شغف کے جو اُس کو اپنے گرو کے ساتھ تھا) ایتریہ براہمن اور منوسمرتی کو کھلم کھلا جھٹلانے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور یہی وجہ ہے کہ اُس نے ایک معترض کو دھبرنے دھوے کیا تھا کہ شنہ شیپ کی کہانی ان کتابوں میں موجود ہے) صرف یہ کہکر ٹال دیا تھا کہ:-

"ایتریہ برہمنا کا آپ نے کوئی حوالہ نہیں دیا × × × منوجی کی سنھتا کا بھی آپ نے کوئی نشان نہ دیا۔ پھر ہم کہاں تلاش کریں"

[دیکھو حوالہ سابقہ]

ناظرین مقالہ ہذا پر یہ امر بالکل عیاں ہے کہ

(۱) رگوید (منڈل ۱۔ سُکت ۲۴۔ منتر ۱۲-۱۳) میں دو جگہ شنہ شیپ کا نام موجود ہے۔

(۲) منوسمرتی (ادھیاے ۱۰۔ شلوک ۱۰۵) میں شنہ شیپ کے باپ اجی گرت کا تین سو گائیں لیکر اُس کو قتل کرنے کے لئے آمادہ ہو جانے کا بیان ہے۔

(۳۱) ایتریہ براہمن میں پورا قصہ ہی مذکور ہے۔
قصہ کوتاہ لفظ شنہ سیپ ویدمیں بطور علم مستعمل ہوا ہی مگر تعجب و حیرت کا مقام ہے
کہ آریوں کا بہترین عالم اور فاضل ترین مناظر (پنڈت لیکھرام) جس کی
تصنیفات اور تحقیقات پر آریہ دوستوں کو آج تک ناز ہی ایسا بھولا اور
کم سمجھ بن جائے کہ شنہ سیپ کی کہانی کہیں اس کو نظر ہی نہ آئے اور
کشمیر سے راس کماری تک اور برہما سے ملک سندھ تک ہند
کے طول و عرض میں کوئی آریہ پنڈت اس کو ایسا نہ ملے جو اس کہانی
کا پتہ بتا سکے۔ آریہ دوستو! انصاف کرنا اور خدا لگتی کہنا۔ یہ پنڈت جی
کا جواب ہی یا لاجواب ہونے کا صاف اقرار۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

۶- ویدک الفاظ بامعنی ہیں

سوامی جی کی دلیل متعلق اس امر کے ویدوں میں اتہاس نہیں ہے

۲۶- میں نے شنہ شیپ کی کہانی کا مستند ہونا قطعی دلائل سے
ثابت کر دیا۔ نیز سوامی جی کے چیلے کے دور از کار تکلفات کو بھی
رد کر دیا۔ جس سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ لفظ شنہ شیپ رگوید
میں بطور علم مستعمل ہوا ہے مگر سوامی جی اس بات کے مدعی ہیں
کہ ویدوں میں اتہاس (تواریخی سوانح) کا نام و نشان بھی نہیں ہی۔

اُن کی دلیل حسب ذیل ہے:۔

"ویدوں میں بامعنی الفاظ ہیں یعنی وہ منتر کچھ نہ کچھ معنی رکھتے ہیں۔

پس منتر سنہتا میں اتہاس (تواریخی سوانح) کا نام و نشان

بھی نہیں ہے اور سائنا چاریہ وغیرہ نے جو دید پرکاش وغیرہ

کتابوں میں جہاں تہاں اتہاس بیان کئے ہیں وہ محض غلطی پر مبنی ہیں۔

{ تمہید تفسیر وید (اردو ترجمہ ہو سکا) اصطلاح
وید پر بحث صفحہ ۵۵ مطبوعہ سنہ ۱۹۱۶ء }

دلیل مذکورہ کی حقیقت۔

۲۷۔ تعجب ہے کہ سوامی جی نے اس تحریر کو دلیل کے طور پر پیش کیا حالانکہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس میں ایک دعویٰ[1] ہے ایک نتیجہ[2] اور ایک فیصلہ[3]۔

(۱) دعوےٰ یہ ہے کہ "ویدوں میں بامعنی الفاظ ہیں"

(۲) نتیجہ یہ ہے کہ "وید منتروں میں اتہاس کا نام و نشان بھی نہیں" اور

(۳) فیصلہ یہ ہے کہ سائنا چاریہ وغیرہ کی تفسیریں "غلطی پر مبنی ہیں"

میں دعوے کو تسلیم کرتا ہوں۔ مگر نتیجہ غیر مسلم ہے کیونکہ اُس کو دعوے سے ربط نہیں۔ دعوے اور نتیجہ میں ملازم نہیں۔ اور جب نتیجہ غلط ہوا تو فیصلہ بھی صحیح نہیں ہو سکتا۔

ہر زبان کے الفاظ بامعنی ہوتے ہیں۔

۲۸۔ جہاں تک کہ محققین فلسفۃ اللسان نے تحقیق کیا وہ اس

نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہر زبان کے الفاظ دراصل کسی نہ کسی معنی کے لئے موضوع ہوتے ہیں اور ویدک الفاظ یا سنسکرت زبان کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ اس امر کے ثبوت میں جناب مولوی سید کرامت حسین صاحب کنتوری (بالقابہ) کی عربی تصنیف "المقدمہ" (جو ۱۸۹۵ء میں بمقام علی گڈھ چھپ کر شایع ہو چکی ہے) پیش کیجا سکتی ہے جس میں بے شمار شواہد سے یہ بات واضح کی گئی ہے کہ عربی مادے قدرتی آوازوں کی نقل ہیں جن کی صورتوں کی تبدیلی سے مختلف الفاظ پیدا ہوئے۔ صاحب ممدوح نے بدلائل یہ بھی ثابت کیا ہے کہ السنۂ سامیہ میں عربی سب سے مقدم ہے بہرحال ویدک الفاظ کی بابت سوامی جی کا یہ دعوے کہ "وہ ضرور کچھ نہ کچھ معنی رکھتے ہیں" ضرور کچھ نہ کچھ معنی رکھتا ہے۔ اور میں بھی اس کو تسلیم کرتا ہوں۔ مگر اتنا اضافہ کرتا ہوں کہ یہ دعوی وید کے الفاظ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر زبان کے الفاظ کے لئے عام ہے

سامی اعلام کی بحث

۲۹۔ میں اس موقع پر عربی۔ فارسی۔ ہندوستانی اور سنسکرت کے چند مشہور نام اور اُن کے اصلی معنی لکھ کر اس مطلب کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اسمائے اعلام بھی بامعنی ہوتے ہیں۔

چند عربی نام مع اُن کے معانی

(۱) عربی میں آدمؑ۔ نوحؑ۔ موسیٰؑ۔ مسیحؑ۔ محمدؐ

مشہور پیغمبروں کے نام ہیں۔ آدمؑ[۱] کے معنی ہیں "گندم گوں"۔ گندمی رنگ ہونے کی وجہ سے اور نیز ادیم زمین پر پیدا ہونے کی مناسبت سے ابوالبشرؑ کا یہی نام قرار پایا۔ نوحؑ[۲] کے معنی ہیں۔ "نوحہ کرنے والا" کثرت گریہ وزاری کی وجہ سے یہ نام مشہور ہو گیا۔ موسیٰؑ[۳] مرکب ہے "مو" اور "سا" سے۔ مو۔ "تابوت" کو کہتے ہیں اور سُریانی زبان میں سا کے معنی ہیں "پانی" چونکہ اس پیغمبر کی والدۂ ماجدہ نے بعد ولادت اپنے فرزند کو فرعون کے خوف سے تابوت میں رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دیا تھا اس لئے وہ موسیٰؑ کے نام سے موسوم ہوئے مسیحؑ[۴] کے معنی ہیں "بہت سفر کرنے والا" اور "وہ شخص جس کے بدن پر روغن وغیرہ کی مالش کیجائے" اِن دونوں مناسبتوں سے حضرت عیسیٰؑ کو مسیح کہتے ہیں محمدؐ[۵] کے معنی ہیں "حمد کیا ہوا" "قابل ستائش" مگر یہ نام ہے ہمارے پیغمبر آخر الزمان (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا اور یہی معنی عبرانی زبان میں لفظ "فارقلیط" کے ہیں مگر وہ بھی آنحضرتؐ کا اسم مبارک ہے۔ اور اسی نام سے حضرت مسیحؑ نے ہمارے پیغمبرؐ کے آنے کی بشارت دی تھی جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (صف پ[۲۸] ع[۱])

یعنی میں تم کو ایک پیغمبر کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئیں گے اُن کا نام احمد ہوگا۔

مگر عیسائیوں نے عمرانی کے اصل لفظ میں کسیقدر تغیر و تبدل کر کے اُس کا ترجمہ "تسلی دہندہ" کر دیا یا علم کو اسم نکرہ بنا دیا!

چند فارسی نام اور اُن کے معانی

(۲)- فارسی کی کتابوں میں نوشیرواں. کسرے اور قیصر جو مشہور بادشاہوں کے نام ہیں جا بجا دیکھنے میں آتے ہیں نوشیرواں کے معنی ہیں "شیریں جان" عدالت میں شہرت کی وجہ سے ایران کا تاجدار کسرے اس نام سے مشہور ہو گیا. کسرے بھی بامعنی لفظ ہے اور معرب ہے خسرو کا جس کے معنی ہیں "واسع الملک" یعنی وسیع سلطنت والا- نوشیروانِ عادل اس نام سے بھی مشہور تھا. قیصر (جو اصل میں سیزر تھا) رومی زبان میں اُس بچہ کو کہتے ہیں جس کی ماں اُس کی ولادت کے قریب زمانہ میں مر جائے اور پھر ماں کا پیٹ چاک کر کے اُس بچہ کو نکال لیا جائے روم کا پہلا بادشاہ اغسطوس (آگسٹس) اسی طرح پیدا ہوا تھا- اسی وجہ سے اسکا نام قرار پایا- اس کے بعد سے ہر بادشاہِ روم کا یہی لقب ہو گیا

چند ہندوستانی نام اور اُن کے معانی

(۳)- ہمارے ملک میں الٰہ بخش. الٰہ دیا- الٰہ دِتا (بزبان پنجابی) مسلمان مردوں کے نام ہوتے ہیں جن کے معنی ہیں "اللہ کا دیا ہوا"!

چند سنسکرت کے نام اور اُن کے معانی

(۴) ہندوں میں دیودت- گرودت- دیوناتھ- کرشن مردوں کے نام اور دیوکی عورت کا نام ہوتا ہے مگر دیودت

کے معنی ہیں "دیوتا کا دیا ہوا" اور گرودت[۲۲] کے معنی ہیں "گرو کا
دیا ہوا۔ دیوناتھ[۲۳] جس کے معنی ہیں "دیوتاؤں کا سردار" شیو جی
مہاراج کا نام ہے۔ کیونکہ وہ سب دیوتاؤں کے سردار مانے گئے ہیں
کرشن[۲۴] کے معنی ہیں "کالا" مگر سیاہ فام ہونے کی وجہ سے مہابھارت
کا مشہور و معروف ہیرو۔ اسی نام سے مشہور ہو گیا دیوکی[۲۵] کے معنی
ہیں "دیوی" (یہ لفظ دیوک کا صیغۂ مؤنث ہے جس کے معنی دیوتا
ہیں) مگر دیوک کی بیٹی۔ جو بسودیو کی بیوی اور کرشن جی کی ماں تھیں
اُن کا نام دیوکی ہے۔

اِن مثالوں سے صاف ظاہر ہے کہ ہر زبان کے الفاظ (مہمل سے بحث
نہیں) کسی نہ کسی معنی کے لئے وضع کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ جو الفاظ
کثرت استعمال سے محض عَلَم کے طور پر مستعمل ہونے لگے ہیں۔ اور جن کے
معانی کا علم عام طور پر لوگوں کو نہیں رہا وہ بھی دراصل بامعنی ہوتے ہیں+

ویدوں سے اعلام کو مٹانا ویدوں کو دور کرنا ہے۔

۳۰۔ اب ہم ویدوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں تو رشیوں۔ راجاؤں
دریاؤں۔ وغیرہ کے نام اور اُن کی کہانیوں کے اشارات اس کثرت
سے ملتے ہیں کہ اُن کو شمار کرنا دشوار ہے۔ جن کی شرح ایتریہ شت پتھ
وغیرہ تفاسیر میں کی گئی ہے لہذا جو نام (اعلام) ویدوں میں مذکور ہیں
اُن کو لغت کے شکنجہ میں کس کر نرکت کی چکی میں ڈال کر (نگھنٹو

کی مشین ہیں کھول کر اسم نکرہ بنانے کی کوشش ایسی ہی غلط اور بے معنی ثابت ہوگی۔ جیسے اُس شخص کی کوشش جو آدم۔ نوح۔ مسیح۔ دیو ناتھ اور کرشن وغیرہ ناموں کے معانی "گندم گوں"۔ "نوحہ کرنے والا"۔ "بہت سفر کرنے والا"۔ "دیوتاؤں کا سردار" اور "سیاہ فام" وغیرہ بتاکر ان ناموں کو اسم نکرہ بناکر اصل مطلب کو بالکل چوپٹ کردے۔ یہی وجہ ہے کہ ویدوں کے تمام قدیم و جدید مفسرین نے ویدک ناموں کو جوں کا توں قائم رکھا ہے۔ اور ان کو اسم نکرہ قرار دیکر ویدوں کا مطلب پلٹنے کی کوشش نہیں کی لہذا مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سوامی جی مہاراج کا یہ فیصلہ کہ

"سائناچاریہ وغیرہ نے جو وید پرکاش وغیرہ کتابوں میں جہاں تہاں اتہاس بیان کئے ہیں۔ وہ محض غلطی پر مبنی ہیں"

محض غلطی پر مبنی ہے۔ کیونکہ یہ اعتراض بیچارے سائناچاریہ کی تفسیر پر نہیں بلکہ تمام ویدک تفاسیر پر وارد ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ سوامی جی کے نہایت مستند گرنتھ ایتریہ۔ شت پتھ وغیرہ بھی اُس کی زد سے نہیں بچ سکتے۔ اور ان کتابوں کو نظر انداز کرکے من مانے معنی بنا لینا دراصل ویدوں کا رد کرنا ہے۔

اس بحث کے نتائج

۲۱۱۔ شنہ شیپ کا نام (جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا) رگوید میں دو جگہ

آیا ہے اور پہلے منڈل کے بہت سے منتروں کا شنہ شیپ کی کہانی سے خاص تعلق ہے اور اُن منتروں کا مطلب حل کرنے کے لئے ائیتریہ براہمن میں پوری تفصیل سے اس کہانی کو لکھا ہے۔ جس کے بغیر اُن منتروں کا مطلب حل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس بحث کا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ :-

(۱) ویدک الفاظ کے بامعنی ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ویدوں میں کوئی عَلَم نہیں ہے کسی لفظ کا بامعنی ہونا اُس کی عَلَمیّت کے منافی نہیں ہے۔

(۲) ویدک الفاظ۔ باوجود بامعنی ہونے کے عَلَم ہو سکتے ہیں اور ہیں۔

(۳) ویدوں کے تمام نئے اور پرانے مفسروں نے ویدوں میں اتہاس کو تسلیم کیا ہے! اور وہ تفسیر میں غلط نہیں ہو سکتیں لہذا سوامی جی کے اس قول میں کہ

"منتر سنہتا میں اتہاس (تواریخی سوانح) کا نام و نشان بھی نہیں ہے"
(ترجمہ بھومکا صہ ۵۶)"

اصلیت کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ اور یہ نتیجہ جو اُنھوں نے نکالا ہے اُن کے دعوے سے نہیں نکلتا +

۷۔ ویدک اتہاس کے چند نمونے

یجروید سے اتہاس کی دس مثالیں

۳۲۔ اب میں یجروید سے ویدک اتہاس کی چند مثالیں بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہوں:۔

پہلی مثال

(۱) ادھیائے ۴، منتر ۳ میں ورتر (اسر) کی آنکھ کی تُپلی کا ذکر ہے اور شت پتھ وغیرہ میں اُس کا قصہ اس طرح بیان ہوا ہے۔ کہ اندر نے ورتر کو مارا۔ اُس کی آنکھ کی تُپلی گر پڑی اور سُرمہ بن گئی۔

دوسری مثال

(۲) ادھیائے ۵۔ منتر ۲۔ میں اُروشی اور پُرروا راجہ کا نام مثال کے طور پر آیا ہے جس کا قصہ شت پتھ وغیرہ میں لکھا ہوا ہے۔

تیسری مثال

(۳) ادھیائے ۱۰۔ منتر ۳۴ میں نمچی (اسر) کا نام صاف لکھا ہوا ہے جس کا پورا قصہ شت پتھ وغیرہ میں بیان ہوا ہے۔

چوتھی مثال

(۴) ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۷ میں کنورشتی کا نام صاف طور پر لکھا ہوا موجود ہے۔

پانچویں مثال

(۵) ادھیائے ۱۷۔ منتر ۷۹ میں لفظ "سپت رشیو" (سات رشی) موجود ہے۔ اور تفسیروں میں اُن رشیوں کے نام درج ہیں۔

چھٹی مثال

(۶) ادھیائے ۱۹۔ منتر ۵۰ میں انگرا۔ لوگو۔ اَتھروَن۔ اور بھرگو اِن چار رشیوں کے نام موجود ہیں۔

ساتویں مثال	(۷) ادھیائے ۱۹ منتر ۷۱ میں پھر وہی قصہ ہے کہ اندر نے نموچی (اسُر) کا سر کاٹ لیا۔
آٹھویں مثال	(۸) ادھیائے ۲۰ منتر ۶۸ میں بھی اندر اور نموچی (اسُر) کا قصہ دُہرایا گیا ہے۔
نویں مثال	(۹) ادھیائے ۲۳ منتر ۶۳ میں پرجاپتی یعنی برہما جی کی پیدائش کا ذکر ہے۔
دسویں مثال	(۱۰) ادھیائے ۳۴ منتر ۱۱ میں پانچ ندیوں کا ذکر ہے اور سرسوتی ندی کا نام صاف لکھا ہوا ہے۔
	اگرچہ سوامی جی براہمن گرنتھوں کے مضمون کو الہامی تسلیم کر چکے ہیں (دیکھو دفعہ ۹) مگر وہ ایسے موقعوں پر اُن کتابوں کی الہامی تعلیم کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ اور دُور از کار تکلفات سے کام لیا کرتے ہیں مگر جب تک ایتریہ۔ بشت پتھ وغیرہ (ویدوں کی قدیم ترین تفسیریں) دنیا میں موجود ہیں سوامی جی کی تفسیر بالکل کے قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔
رگوید کا ایک منتر جس میں دس دریاؤں کے نام ہیں۔	۳۳۔ ویدوں میں ملک ہند کے دریاؤں کے ناموں کا پایا جانا ویدک اتہاس کی ایک عمدہ مثال ہے سردست رگوید سے (جو سب سے پرانا وید ہے۔ (اور باقی وید زیادہ تر اُسی سے مُنتخب یا ماخوذ ہیں) صرف ایک منتر پیش کرتا ہوں ؛۔

"اے گنگا[1]! اے یمنا[2] (جمنا)! اے سرسوتی[3]! اے شتدری[4] (ستلج)!
اے پرشنی[5]! میری اس تعریف پر نظر عنایت رکھو اے مرُدوردھا[6]!
اسکنی[7] اور وتستھا[8] کے ساتھ (مل کر) اے آرجی کیہ[9] (بیاس)!
سشوما[10] کے ساتھ (مل کر) میری دعا کو سنو۔"

[رگوید۔ منڈل ۱۰۔ سکت ۷۵۔ منتر ۵]

دیکھئے۔ ایک ہی منتر میں دس دریاؤں کے نام آئے ہیں اور ویدک رشی اُن کو خطاب کر کے اُن کے گُن گاتا ہے اور اپنے حال پر مہربان ہونے کی التجا کرتا ہے۔ آریہ حضرات غور کریں کہ ویدک رشیوں کا ملک ہند کے دریاؤں کے گُن گانا ویدوں کا اتہاس نہیں تو اور کیا ہے؟

ثبوت اس امر کا کہ دسوں نام [illegible] کے ہیں۔

۳۴۔ یہ دریاؤں والا منتر رگوید کے آخری یعنی دسویں منڈل کا ہے۔ سوامی جی کی تفسیر ابھی تک نامکمل ہے۔ اور اس مقام تک نہیں پہنچی اور گذشتہ پچاس سال کے عرصہ میں اُن کے چیلوں کو کبھی تکمیل تفسیر کا خیال نہیں آیا (اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ کام اُن کی طاقت سے باہر ہے) یہی وجہ ہے کہ میں آریہ سماجی ترجمہ پیش کرنے سے معذور ہوں۔ مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ ویدوں کے بڑے بڑے عالم اس منتر کا وہی مفہوم بیان کرتے ہیں جو میں نے لکھا ہے۔ وہ تسلیم

کرتے ہیں کہ یہ دس نام ہندوستان کے دریاؤں کے ہیں۔ چنانچہ سنسکرت کے ایک مشہور عالم پنڈت وامن شورام اپٹے ایم۔اے (پرنسپل و پروفیسر سنسکرت فرگیوسن کالج پونا) نے لفظ اَرگنی (असिकनी) کی تحقیق میں جو کچھ لکھا ہے میرے دعوے کا مؤید ہے۔ صاحب موصوف نے اس لفظ کے حسب ذیل معانی لکھے ہیں:-

۱۔ حرم سرا کی نوجوان خادمہ (یعنی لونڈی) ۲۔ رات۔

۳۔ پنجاب کے ایک دریا کا نام جس کا ذکر دوسرے دریاؤں کے ساتھ اس منتر میں آیا ہے۔

इमं मे गंगे यमुने......

(اِمَم مے گنگے یمنے وغیرہ)

{ پریکٹیکل سنسکرت انگلش ڈکشنری۔
صفحہ ۲۱۳ کالم ۲۔ مطبوعہ پونا سنہ ۱۸۹۰ء }

اس تحریر سے معلوم ہوا کہ رگوید منڈل ۱۰۔ سکت ۷۵۔ منتر ۵ میں جو لفظ اسکنی آیا ہے وہ پنجاب کے ایک دریا کا نام ہے۔ اور گنگا۔ یمنا۔ سرسوتی وغیرہ الفاظ بھی جو اسی منتر میں آئے ہیں دریاؤں ہی کے نام ہیں۔

ویدوں کے دریاؤں کے نام مٹانے کیلئے ایک انوکھی چال۔

۳۵۔ سوامی جی نے سناتن دھرمیوں کے مقدس تیرتھوں کا رد کرتے ہوئے گنگا۔ جمنا والے منتر پر ایک بحث اُٹھائی ہے۔ جو ذیل میں نقل کیجاتی ہے:۔

"سوال۔ دیکھو ویدوں میں "اِمَم مے گنگے یَمُنے سَرسوتی" الخ منتر کے اندر گنگا وغیرہ ندیوں کا ذکر ہے۔ پھر آپ کس طرح نہیں مانتے؟"

"جواب۔ ہم مانتے تو ہیں۔ ان کا نام ندی ہے۔ یعنی گنگا وغیرہ ندیاں ہیں۔ اور ہم اُن کی نسبت اسی قدر مانتے ہیں کہ ان میں نہانے سے بدن کی صفائی ہو جاتی ہے پس اُن سے اتنا ہی فائدہ ہے اُن میں پاپ کو مٹانے یا دُکھ سے پار اُتارنے کی طاقت نہیں ہے کیونکہ تری و خشکی وغیرہ میں اس قسم کی طاقت ہونا ناممکن ہے۔ یہ طاقت تو مذکورہ بالا تیرتھوں ہی میں ہو سکتی ہے نہ کہ کسی اور میں۔ اور بھی سُنیئے۔ اِڑا۔ پنگلا۔ سُشُمنا۔ کُورم وغیرہ ناڑیوں کا نام بھی گنگا وغیرہ ہے۔ ان کے اندر یوگ سمادھی (حالت مراقبہ) میں پرمیشور کا دھیان لگایا جاتا ہے جس سے دُکھ مٹ کر مُکتی حاصل ہو جاتی ہے ×××× منتر کا اشارہ اسی بات کی طرف ہے کیونکہ اس مقام پر اُوپر سے پرمیشور کا مضمون چلا آیا ہے"

[تمہید تفسیر وید (ترجمہ بھومکا) مستند وغیر مستند کتابوں کا بیان صفحہ ۱۸۶ مطبوعہ میرٹھ ۱۸۹۸ء]

بیان مذکور کی تنقید

۳۶- یہاں تین باتیں قابل غور ہیں:-

(۱) سوامی جی نے گنگا وغیرہ کو جن کا نام وید میں آیا ہے۔ دریا مان لیا اور اُن کو تیرتھ تسلیم کر لیا۔ باین معنی کہ اُن میں نہانے سے بدن صاف ہو جاتا ہے مگر مکتی نہیں مل سکتی۔

(۲) بدن کی ناڑیوں کا نام گنگا وغیرہ بتایا ہے۔

(۳) ان ناموں کو بدن کی ناڑیاں ثابت کرنے کے لئے **دلیل** یہ پیش کی کہ اوپر سے پرمیشور کا مضموں چلا آتا ہے۔

نمبر ۱. کا پہلا جزو یعنی گنگا جمنا سرسوتی وغیرہ کا (حسب بیان وید) تیرتھ ہونا مسلّم ہے۔ مگر اُس کا پچھلا جزو یعنی یہ دعوے کہ اُن میں مکتی دینے کی طاقت نہیں۔ ہندو شاستروں کی تعلیم کے خلاف ہے کیونکہ ہندو لوگ اُن کو صرف دریا نہیں مانتے بلکہ دیوی دیوتا سمجھ کر اُن میں مکتی دینے کی طاقت مانتے ہیں جیسا کہ آئندہ ایتریہ براہمن کے حوالہ سے ثابت کیا جائے گا (دیکھو دفعہ ۴۷) پس جو باتیں ہندو شاستروں کے پرمانوں سے ثابت ہو کر ہندو دھرم کی بنیاد قرار پا چکی ہیں۔ وہ (شاستروں کے تسلیم کر لینے کے بعد) سوامی جی کے عقلی تکوں سے رد نہیں ہو سکتیں۔

نمبر ۲ بے سند اور بے ثبوت ہے۔ لہذا قابل تسلیم نہیں ویدوں کی

قدیم تفسیروں میں گنگا۔ جمنا وغیرہ کو دریا لکھا ہے سوامی جی کی دُوراز کار تکلفات کا وہاں نام و نشان بھی نہیں ہے۔

نمبر ۳ کی تحریر۔ کوئی دلیل نہیں ہے اگر بالفرض اوپر سے پرمیشور کا مضمون چلا آتا ہے تو کیا آگے چل کر دریاؤں کے گُن نہیں گائے جا سکتے ؟ اس قسم کی سرسری دفع الوقتی سے کام نہیں چل سکتا سوامی جی کا فرض تھا کہ اس موقع پر اپنی مانی ہوئی مستند تفسیروں کی عبارتیں نقل کر کے ثابت کرتے کہ گنگا۔ یمنا۔ سرسوتی۔ وغیرہ دش نام بدن کی ناڑیوں کے ہیں نہ کہ دریاؤں کے۔ اس کے بعد اُن تفسیروں کے حوالہ سے یا مُلہمان وید کے اقوال سے منتر کا صحیح ترجمہ پیش کرتے۔ مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا۔ اُن کا منتر تو نہ چلا اب دیکھنا یہ ہے کہ آریہ سماجی بزرگ ویدوں کے دریاؤں کو اُڑانے کے لئے کونسا منتر پڑھتے ہیں۔

۸۔ سوامی دیانند کی تحریرات سے وید کا اتہاس کا ثبوت

سوامی جی کی ناکامیاب کوشش

۱ ۱ ویدوں سے اتہاس کو مٹانے کے لئے سوامی جی نے جو نرالی کوشش کی ہے اُس کا حال آئینہ ہو گیا۔ اور اُن کے تصنع کی حقیقت کھل چکی مگر باوجود سخت اہتمام کے اب بھی اُن کی کتابوں میں ایسے

مقامات موجود ہیں جہاں اُن کے مصنوعی ہتھیار کُند ہو کر بالکل بیکار ثابت ہوئے ہیں۔ میں چند ایسے مقامات کا پتہ دیتا ہوں۔ تاکہ بحث ہر پہلو سے مکمل ہو جائے ؛

پہلا ثبوت

دیو اُسر کی لڑائی کے واقعات

۳۸۔ سوامی جی ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سملاس میں سرشٹی اُتپتّی (پیدائش عالم) کے بیان میں ایک مقام پر لکھتے ہیں :۔

"۵۴ (سوال) انسانوں کی ابتدائی پیدائش کس مقام پر ہوئی ؟

(جواب)۔ تری وشٹپ میں جس کو تبت کہتے ہیں۔

(سوال) شروع دنیا میں ایک ذات تھی یا بہت ؟

(جواب) ایک انسان کی ذات تھی بعد ازاں [سنسکرت کا ایک جملہ نقل کر کے] یہ رگوید کا قول ہے شریفوں کا نام آریہ عالم۔ دیو اور بدوں کا نام دسیو یعنی ڈاکو جاہل ہو جانے سے آریہ اور دسیو دو نام ہو گئے قول رگوید [سنسکرت کا ایک جملہ نقل کر کے] آریوں میں مذکورہ بالا طور سے براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر چار تقسیم ہوئیں۔ دوِج عالموں کا نام آریہ اور جاہلوں کا نام شودر اور اناریہ یعنی اناڑی ہوا۔

"۵۶ (سوال) پھر وے یہاں کیسے آئے ؟

(جواب) آریہ اور دسیوں میں یعنی عالموں (دیو) اور جاہلوں

دائسر) کے درمیاں ہمیشہ لڑائی بکھیڑا ہوتا رہا جب بہت فساد ہونے
لگا تب آریہ لوگ تمام کرۂ زمین میں اس قطعہ زمین کو سب سے عمدہ جان کر
یہاں آئے۔ اسی وجہ سے اس ملک کا نام "آریہ ورت" ہوا [اس کے
بعد دفعہ ۴۷ میں بحوالۂ منوسمرتی آریہ ورت کا حدود اربعہ بیان کر کے
اس ملک کی وجہ تسمیہ کی بابت لکھتے ہیں کہ اُن سب کو آریہ ورت
اس لئے کہتے ہیں کہ یہ آریہ ورت دیو یعنی عالموں نے بسایا ہے اور آریہ
لوگوں کے بود و باش کرنے سے یہ آریہ ورت کہلاتا ہے [اس کے بعد
دفعہ ۴۸ میں ایک سوال و جواب کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ آریہ لوگ
ابتدائے عالم میں کچھ عرصہ کے بعد تبت سے سیدھے اس ملک میں آکر
بسے تھے [اس کے بعد دفعہ ۴۹ میں لکھا ہے کہ آریہ ایران سے نہیں
آئے تھے۔ اور رگوید۔ منڈل ۱۔ سکت ۵۱۔ منتر ۸ وغیرہ کے حوالہ
سے آریہ۔ دسیو۔ اور آریوں کی چاروں ذاتوں۔ براہمن۔ کھشتری ویشیہ
اور شودر کے نام لکھے ہیں۔ پھر دیو اسر سنگرام کو تسلیم کرنے کے بعد
لکھتے ہیں کہ جب (اسر) ہمالہ کے علاقہ میں رہنے والے آریوں پر لڑنے
کو چڑھائی کرتے تھے۔ تب تب یہاں کے راجہ مہاراجہ لوگ اگنی شمال
وغیرہ ملکوں میں آریوں کے مددگار ہوتے تھے [اس کے بعد منوسمرتی
کے شلوک نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ آریہ ورت ملک سے علاوہ جو ملک

ہیں وے "دسیُودیش" اور "ملیچھ دیش" کہلاتے ہیں۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آریہ ورت کے علاوہ مشرقی۔ شمال مشرقی۔ شمالی۔ شمال مغربی اور مغربی ملکوں میں رہنے والوں کا نام دسیُو اور ملیچھ نیز اسر ہے۔ اور جنوب مغربی۔ جنوبی اور جنوب مشرقی اطراف میں آریہ ورت ملک سے باہر رہنے والے لوگوں کا نام راکھشس ہے ×××"

{ ستیارتھ پرکاش کا مستند اُردو ترجمہ آٹھواں سملاس
دفعات ۴۵۔۴۶ ص ۲۹۵-۲۹۸ مطبوعہ لاہور سنہ ۱۸۹۹ء }

بیان مذکور کا خلاصہ نتیجہ

۳۹۔ اس مقام پر سوامی جی نے امور ذیل کو تسلیم کیا ہے۔

(۱) ابتدائی آفرینش انسانوں کی ملک تبت میں ہوئی۔

(۲) شروع دنیا میں انسانوں کی ایک ذات تھی۔

(۳) پھر دو ذاتیں ہوگئیں۔ یعنی آریہ اور دسیُو

(۴) شریفوں کا نام آریہ اور بدوں کا نام دسیُو یعنی ڈاکو رکھا گیا۔

(۵) پھر آریوں میں چار ذاتیں قائم ہوئیں۔ برہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر۔

(۶) پھر یہ چاروں ذاتیں دو قسموں میں منقسم ہوگئیں پہلی تینوں ذاتوں کا نام عالم ہونے کی وجہ سے دوِج یا آریہ رکھا گیا۔ اور جاہل آریوں کا نام اناریہ ہوا۔

(۷) آریوں اور دسیوں کے درمیان ہمیشہ لڑائی بکھیڑا ہوتا رہا۔

(۸) جب بہت فساد ہونے لگا تب آریہ لوگ اس ملک میں آ کر بسے کیونکہ انھوں نے اس قطعہ کو کرۂ زمین میں سب سے عمدہ سمجھا تھا۔

(۹) قدیم آریوں نے اس ملک کا نام آریہ ورت رکھا تھا۔

(۱۰) آریہ ورت کے حدود معین ہیں۔

(۱۱) آریہ لوگوں کی بود و باش کی وجہ سے اُس ملک کو آریہ ورت کہتے ہیں

(۱۲) آریہ لوگ تبت سے سیدھے اس ملک میں آ کر بسے تھے۔ ملک ایران سے نہیں آئے تھے۔

(۱۳) ہمالہ کے علاقہ میں رہنے والے آریوں اور اسُروں کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ اور اس ملک کے راجہ مہاراجہ اُن آریوں کے مددگار ہوتے تھے۔

(۱۴) آریہ ورت کے علاوہ دنیا میں جس قدر ملک ہیں وہ دسیُو دیش اور ملیچھ دیش کہلاتے ہیں۔

(۱۵) آریوں کے علاوہ دنیا کی جسقدر قومیں ہیں اُن کا نام۔ دسیُو۔ ملیچھ۔ اسُر۔ اور راکھشس وغیرہ ہے یعنی ڈاکو بدکردار۔ جاہل۔ شریر وغیرہ۔

واقعات مذکورۂ بالا کے بیان میں سوامی جی نے یا تو وید کا حوالہ دیا ہے اور یا منوسمرتی کا وید کے مستند ہونے میں آریوں کو کلام نہیں منوسمرتی

بھی وید سے کچھ کم مستند نہیں کیونکہ بقول سوامی جی "ایک منو سمرتی ہی کا وید میں پرمان ملتا ہے اور کسی سمرتی کا نہیں" (دیکھو دفعہ ۱۶) بہر حال یہ تمام بیانات ویدوں کے اتہاس نہیں تو اور کیا ہیں؟ اور دیواسُر سنگرام کے قصوں کے اشارات ویدوں میں بکثرت موجود ہیں اور براہمن گرنتھوں میں اُن کی شرح کی گئی ہے۔ مثلاً "اندر نے ورتر کو مارا اور اُس کی آنکھ کی پتلی گر کر سرمہ بن گئی" یا "اندر نے نمچی کا سر کاٹ لیا" وغیرہ (دیکھو دفعہ ۳۲)

دوسرا ثبوت

ویدوں میں پُران اور اتہاس وغیرہ کا وجود

۴۵۔ سوامی جی نے اپنی کتاب رگویدادی بھاشیہ بھومکا میں جہاں بڑے زور سے یہ دعوے کیا ہے کہ وید منتروں میں "اتہاس (تواریخی سوانح) کا نام ونشان بھی نہیں ہے" اور یہ لکھا ہے کہ "سائنا چاریہ وغیرہ مفسرین وید نے جو اپنی تفسیروں میں جہاں تہاں اتہاس بیان کئے ہیں وہ محض غلطی پر مبنی ہیں" (دیکھو دفعہ ۲۶) اُس کے آگے ہی بغیر کسی فاصلہ کے یہ عبارت بھی درج کی ہے:۔

"یہ بھی یقین رکھنا چاہیے کہ پُران اور اتہاس وغیرہ نام براہمنوں کے ہیں نہ کہ برہم ویورت اور شریمد بھاگوت وغیرہ کے"۔

سوال۔ برہم یگیہ ودھان کے سلسلہ میں کہیں کہیں براہمنوں

اور سوتروں کے اندر ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں:-

"یَدبرٰاہمَنانی اِتہاسان پُرانانی کلپان گاتھا- نارا شنسی"

اور اُن کی بنیاد اتھرو وید میں بھی پائی جاتی ہے (دیکھو اتھرووید- کانڈ ۱۵- پرپاٹھک ۳۰- انوواک ۱- منتر ۴) اس لئے براہمنوں سے علاوہ بھاگوت وغیرہ کتابوں کی اتہاس وغیرہ اصطلاح کیوں نہیں مانتے؟"

جواب ایسا مت کہئے- کیونکہ اِن حوالوں سے براہمنوں ہی کا نام اتہاس وغیرہ پایا جاتا ہے نہ کہ شریمد بھاگوت وغیرہ کا- وجہ یہ ہے کہ براہمنوں میں **اتہاس** موجود ہیں- مثلاً ایسا لکھا ہے کہ "ایک بار دیو (عالموں) اور اسر (جاہلوں) میں لڑائی ہوئی تھی" اور مندرجہ ذیل مقامات پر دنیا کی ابتدا کا ذکر پایا جاتا ہے × × × اس قسم کا جسقدر مضمون براہمنوں کے اندر پایا جاتا ہے اُس کو **پُران** سمجھنا چاہیئے منتر کے معنی اور نفس مضمون (سامرتھ) کو بیان کرنے کا نام **کلپ** ہے × × × **گاتھا** اُسے کہتے ہیں کہ جو سوال وجواب کی صورت میں گفتگو ہو- مثلاً شت پتھ براہمن میں یاگیہ وِلکیہ اور جنک کی باہمی گفتگو اور گارگی- میترئی وغیرہ کے سوال وجواب پائے جاتے ہیں × × × اس لئے براہمن اور نرکت وغیرہ کتابوں میں

جو کتھائیں (کہانیاں) آتی ہیں اُن کو نار اشنسی سمجھنا چاہیے۔
نہ کہ اُن کے علاوہ کسی اور چیز کو × × × یعنی براہمنوں کو اتہاس
پُران۔ کلپ۔ گاتھا۔ اور نار اشنسی سمجھنا چاہیئے۔"

{ تمہید تفسیر وید (اُردو ترجمہ بھومکا) اصطلاح
وید پر بحث صد ۵۶-۵۸ مطبوعہ میرٹھ ۱۸۹۸ء }

بیان مذکور کا خلاصہ اور نتیجہ

۱۴۔ سوامی جی کی اس تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

(۱) آریوں کی مستند کتابوں (براہمنوں اور سوتروں) نے اِن
چھ چیزوں کو مستند مانا ہے یعنی براہمن[۱]۔ اتہاس[۲]۔ پران[۳]۔ کلپ[۴]۔
گاتھا[۵]۔ نار اشنسی[۶]۔

(۲) اتھرووید میں بھی الفاظ۔ اتہاس[۱]۔ پران[۲]۔ گاتھا[۳]۔ نار اشنسی[۴]
آئے ہیں۔ اور اِس وید نے اِن چار وں چیزوں کو مستند مانا ہے۔

(۳) اتہاس وہ کہانیاں ہیں جو براہمن گرنتھوں (ویدوں کی
تفسیروں) میں درج ہیں جیسے دیوتاؤں اور اسُروں کی لڑائی کی داستان

(۴) پُران سے مُراد (بقول سوامی جی) وہی افسانے ہیں جو براہمنوں
میں لکھے ہوئے ہیں۔ نہ کہ شریمد بھاگوت وغیرہ کی کتھائیں جن کو
ہندو لوگ پُران کہتے ہیں۔

(۵) کلپ وید منتروں کی وہ شرح ہے جو براہمنوں میں درج ہے۔

(۶) گاتھا مختلف اشخاص کے باہمی مکالمات ہیں جو سوال و جواب کی صورت میں شت پتھ وغیرہ میں نقل کئے جاتے ہیں۔

(۷) نارا شنسی وہ کہانیاں ہیں جو براہمن اور نرکت وغیرہ کتابوں میں درج ہیں۔

اس بیان کا نتیجہ یہ ہے کہ ویدوں کی سب سے قدیم اور معتبر تفسیروں میں (جن کو براہمن کہتے ہیں) قصّے کہانیاں۔ افسانے۔ داستانیں مکالمات و مخاطبات وغیرہ جو کچھ بھرا ہوا ہے وہ سب ویدوں کے برابر مستند ہے۔ کیونکہ اتھروو وید نے براہمن گرنتھوں کے تمام قصّے کہانیوں پر مُہر تصدیق ثبت کرکے اُن کو ویدوں کے برابر مستند قرار دیدیا ہی۔ المختصر جبکہ اتھروو وید نے اُس اتہاس کو جو دوسرے ویدوں کی تفسیروں (یعنی براہمنوں) میں درج ہے صحیح اور مستند مان لیا ہے تو اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں!۔

اولاً۔ ویدوں میں اور بالخصوص اتھروید میں اتہاس موجود ہے

ثانیاً۔ اتھروید۔ باقی تینوں ویدوں (رگوید۔ یجروید۔ سام وید) کے زمانہ سے بہت عرصہ کے بعد بنایا گیا ہے بلکہ اُن کی تفسیروں (ائیتریہ۔ شت پتھ وغیرہ) کے مرتب ہونے سے بھی ایک مدت دراز کے بعد لکھا گیا ہے +

تیسرا ثبوت

وامدیو رشی کا قصہ

۴۴۔ یجر وید۔ ادھیائے ۱۲۔ منتر ۴۴ کی تفسیر کرتے ہوئے اُسکے لفظی ترجمہ میں سوامی جی یوں لکھتے ہیں:۔

"××× (سنتو مہ) اُستتی کے یوگیہ رگوید (آتما)
اپنا سوروپ ××× (یجونشی) یجر وید کے منتر (نام)
نام ××× (وامدیو یگم) وامدیو رشی نے جانے وا پڑھائے
(سام) تیسرے سام وید (تے) آپ کا (تنوہ)
شریر ہے ×××"

{ یجر وید۔ بھاشا بھاشیہ۔ پہلا بھاگ صفحہ ۳۷۴۔۳۷۵
مطبوعہ ویدک ینترالیہ اجمیر سمبت ۱۹۷۱ بکرمی }

اس منتر میں وامدیو رشی کا نام صاف لکھا ہوا ہی اور یہ بتایا گیا ہی کہ اُس نے تین وید یعنی رگوید۔ یجر وید۔ سام وید۔ خود پڑھ کر دوسرے رشیوں کو پڑھائے تھے (یہاں اتھروید کا نام نہیں ہے کیونکہ وہ اِسوقت تک نہیں بنا تھا) وامدیو کے پڑہنے پڑھانے کے قصہ سے اُس کے اُستادوں کا پتہ ملتا ہے جن سے اُس نے تینوں ویدوں کو پڑھا تھا۔ اور اُس کے شاگردوں کا پتہ بھی چلتا ہے جن کو اُس نے تینوں وید پڑھائے تھے یہاں وامدیو کا ذکر صراحۃً اور اُس کے

استادوں اور شاگردوں کا ذکر کنایۃً پایا جاتا ہے۔ المختصر خود سوامی جی کی تفسیر کے موافق وید منتروں میں رشیوں کے نام اور اُن کے اتہاس کا وجود ثابت ہو گیا۔

انگرا رشی اور اُس کے شاگرد کا قصہ

چوتھا ثبوت

۴۳۔ یجر وید۔ ادھیائے ۱۹۔ منتر ۷۳ کا لفظی ترجمہ اپنی تفسیر میں سوامی جی نے اس طرح لکھا ہے:۔

"جو (آنگرسہ) انگرا ودوان سے کیا ہوا ودوان (دھیا) کرم کے ساتھ (اُدبھیم) جلوں سے (کھشیرم) دودھ کو (دگدھم) کرنجا پکشی کے سمان تھوڑا تھوڑا کر کے (وے پوت) ہوئے ×××"

[ایضاً صفحہ ۱۹]

اس منتر میں لفظ (آنگرسہ) سے ایک خاص رشی کا پتہ چلتا ہے جس کو انگرا رشی نے تعلیم دے کر عالم بنایا تھا۔ گویا دو آدمیوں کا ذکر ہے۔ ایک انگرا رشی اور دوسرا اُس کا شاگرد لہٰذا سوامی جی کی تحریر کے موافق اس منتر میں دو شخصوں کا اتہاس موجود ہے ❊

پانچوان ثبوت

سرسوتی ندی کا نام

۴۴- یجروید- ادھیائے ۲۲- منتر ۲۰ کا لفظی ترجمہ سوامی جی نے اپنی تفسیر مین اس طرح تحریر کیا ہے:-

"××× (سرسوتی) ندی کے لئے (سواہا) ستیہ کریا (پاوکانی) پوتر کرنے والی (سرسوتی) ودیایکت بانی کے لئے (سواہا) ستیہ کریا (برہتیئی) بڑی (سرسوتی) ودوانوں کی بانی کے لئے (سواہا) اتم کریا ×××"

[ایضاً۔ دوسرا بھاگ صفحہ ۸۲۶]

اس منتر میں لفظ سرسوتی تین جگہ آیا ہے- اور سوامی جی نے ہر موقع پر جداگانہ ترجمہ لکھا ہے- ایک جگہ سرسوتی کو ندی لکھا ہے- دوسری جگہ "ودیایکت بانی" (یعنی علم سے ملا ہوا کلام- عالمانہ کلام) اور تیسری جگہ "ودوانوں کی بانی" (عالموں کا کلام) ترجمہ کیا ہے- دوسرے اور تیسرے ترجمہ میں صرف لفظوں کا فرق ہے- مطلب ایک ہی ہے- بہر حال سرسوتی ندی کا نام ویدوں میں لکھا ہوا ہے- اور یہ بھی ویدک اتہاس کا ایک ثبوت ہے +

سرسوتی ندی کہاں ہے

۴۵- یہ بات تاریخ سے ثابت ہے کہ آریہ ہندوؤں کا اصلی وطن ملک ہندنہیں ہے اور بقول سوامی جی وہ لوگ تبت سے اس ملک میں آکر آباد ہوئے

(دیکھو دفعہ ۳۸-۳۹) مورخین نے لکھا ہے کہ وہ شمال کی طرف سے کوہ ہندوکش کو عبور کر کے ملک ہند میں داخل ہوئے تھے۔ سب سے پہلے پنجاب میں آ کر بسے اور صدیوں تک پنجاب کے دریاؤں کے کنارے پڑے رہے جوں جوں ملک فتح ہوتا گیا آگے بڑھتے چلے گئے۔ چنانچہ آریہ اور دسیوں کے باہمی جنگ و جدال کے واقعات ویدوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں[۱]

قدیم زمانہ میں سرسوتی ایک اچھا بڑا دریا تھا۔ اور پنجاب کے پانچوں دریاؤں (ستلج۔ بیاس۔ راوی۔ چناب جہلم۔) کے ساتھ دریائے سندھ میں جا ملتا تھا۔ مگر آجکل وہاں تک نہیں پہنچتا۔ بلکہ ریت میں جذب ہو جاتا ہی صوبہ پنجاب کے ضلع کرنال میں یہ دریا واقع ہے اور گنگا جمنا۔ کی طرح ایک مقدس تیرتھ مانا جاتا ہے جس میں اشنان کرنے کے لئے لاکھوں ہندو ہر سال آتے ہیں ÷

لفظ سرسوتی کی لغوی تحقیق۔

۴۶- پنڈت وامن شیورام اپٹے۔ ایم اے نے لفظ "سرسوتی" کی بابت جو کچھ لکھا ہے۔ اُس کا خلاصہ یہ ہی۔

"لفظ "سرس" کے معنی ہیں۔ "رسیلا"۔ "مزیدار"۔ "گیلا"۔ عرق آلودہ وغیرہ۔ "سرسوت" کے معنی ہیں "پانی سے بھرا ہوا" "جس کے اندر

[۱] دیکھو ڈاکٹر رومیش چندر دت کی انگریزی تاریخ ہند "اینشنٹ انڈیا (ہندوستان قدیم) دور اول۔ ویدوں کا زمانہ۔ باب دوم۔ صفحہ ۱۲-۱۹ مطبوعہ لندن ۱۸۹۳ء۔

پانی ہو" یعنی سمندر۔ دریا جھیل وغیرہ یہ لفظ مذکر ہے۔ اس کا صیغہ

مونث سَرسوتی ہے جس کے معنی ہوئے "پانی سے بھری ہوئی ندی"

یا "چھوٹا دریا" یہ پنجاب کے ایک دریا کا نام ہے۔ جو صحرائے اعظم کی ریت

میں جذب ہو جاتا ہے۔ اس کے معنی "کلام" اور "گفتگو" وغیرہ کے بھی ہیں

اور "علم اور کلام کی دیوی" کو بھی سَرسوتی کہتے ہیں"

{ پریکٹیکل سنسکرت انگلش ڈکشنری صفحہ ۱۱۰۸
کالم ۱۔ مطبوعہ پونا سنہ ۱۸۹۰ء۔ }

اس تحقیقات سے واضح ہو گیا کہ سَرسوتی اپنے لغوی معنی کے اعتبار سے پنجاب کے ایک دریا کا نام ہی جس کو بعد میں "علم کی دیوی" سمجھ کر پوجنے لگے تو۔

سرسوتی دیوی کی کرامات

۴۷۔ معلوم ہوتا ہی کہ اُسی قدیم زمانہ میں (جسکو ویدوں کا زمانہ کہتے ہیں) آریہ ہندوؤں نے دریائے سرسوتی کو "دیوی" مان لیا تھا۔ کیونکہ اُس کی کرامات کا ایک عجیب وغریب قصہ رگوید کی سب سے پرانی اور مستند تفسیر میں لکھا ہوا ہی۔ وہ قصہ اس طرح ہے :۔

"ایک دفعہ جبکہ رشی دریائے سرسوتی کے کنارے یگیہ کر رہے تھے انھوں نے "کوَش" رشی کو نکال دیا اور یہ کہا کہ داسی کا بیٹا (کنیز زادہ) قمار باز جو برہمن نہیں ہے۔ ہمارے درمیان کیونکر رہ سکتا ہے؟ اور کس طرح یگیہ کی رسمیں ادا کر سکتا ہے؟ انھوں نے اُسکو جنگل میں نکال دیا اور

یہ کہا کہ تو پیاسا مرے گا اور سرسوتی کا پانی نہیں پینے پائے گا۔ جب وہ پیاس سے بے تاب ہوا تو اُس نے رگوید کا ایک منتر دیکھا (اور اُس کو پڑھکر اپنے لئے دعا مانگی) جس کا مطلب یہ ہے کہ "ایسا ہو کہ برہمن کیلئے دیوتاؤں کے پاس پہنچنے کی کوئی صورت نکل آئے" (یعنی میں کسی طرح دیوتاؤں میں شامل ہو جاؤں) اس دعا سے اُس نے جل (دیوتا) کی مہربانی حاصل کی سرسوتی نے اُس کو چاروں طرف سے گھیر لیا[ا] یہ دیکھکر رشیوں نے کہا "اسے تو دیوتا بھی جانتے ہیں آؤ اُسکو واپس بلالیں" سب نے متفق ہوکر اُسکو واپس بلالیا۔ اُسکے بعد رگوید۔ منڈل ۱۰۔ سُکت ۳۰ کے منترونسے یگیہ کو پورا کیا اس طرح اُس نے جل اور (دیگر) دیوتاؤں کی مہربانی حاصل کی۔ جو شخص اس بات کو جان کر جل اور دیگر دیوتاؤں کی مہربانی حاصل کرتا ہے وہ سب سے اونچی دنیا (سورگ لوک) کو جیت لیتا ہے ××××"

{ اُیتریہ براہمن پنچکا ۲۔ کنڈکا ۱۹ مترجمہ ڈاکٹر ہاگ۔ جلد دوم صفحہ ۱۱۲ - ۱۱۳ مطبوعہ بمبئی ۱۸۶۳ء }

[ا] مطلب یہ ہے کہ رشیوں نے کوش کو کم ذات سمجھ کر یگیہ سے خارج کرکے جنگل میں نکال دیا تھا اور اُسکو پیاسا مارنا چاہتے تھے مگر سرسوتی ندی نے اُن کے منصوبوں پر پانی پھیر دیا اور اُس کو پانی پلانے کیلئے خود اُس کے پاس چلی آئی جب دیوی نے یہ کرامات دکھائی تو سب کے سب رشی مارے شرم کے پانی پانی ہو گئے۔ اور کوش سے معافی م

صرف کلک کر اُسکو واپس بلالیا (مترجم)

یہ سرسوتی کی کرامات کی ایک کہانی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ سرسوتی وغیرہ دریا خالی دریا ہی نہیں بلکہ دیوتا بھی ہیں اور اُن میں وہی طاقت مانی جاتی ہے۔ جو دوسرے دیوتاؤں میں تسلیم کی گئی ہے۔ اسی وجہ سے ویدک رشیوں نے اُن کے گن گائے اور اُن کی تعریف میں منتر بنائے۔ اور بیس کروڑ ہندوؤں نے ان دریاؤں کو مقدس تیرتھ مان لیا۔ جن میں اشنان کرنا مکتی کا باعث سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ یہ کہانی براہمن گرنتھ میں درج ہے جسکو اتھروید نے معتبر مانا ہے اور سوامی جی نے بھی مستند جانا ہے۔ لہذا دیانندی آریوں کو انکار کا حق نہیں ہے اور یہ بھی ویدک اتہاس کا ایک عمدہ ثبوت ہے +

۹۔ ترجمۂ ہذا کی بابت چند ضروری باتیں

۸۴۔ اب میں اپنے ترجمہ کی چند خصوصیتیں بیان کر کے اس مقدمہ کو ختم کرتا ہوں۔ یہ ترجمہ ڈاکٹر ہاگ کے ترجمہ کے مطابق ہے۔ اور اس میں مفصلہ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

ترجمہ خصوصیتیں

اوّلاً۔ ترجمہ قریب قریب لفظی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی بامحاورہ بھی ہے۔

ثانیاً۔ زبان صاف اور سلیس ہے۔ خواہ مخواہ عربی فارسی یا سنسکرت الفاظ کی بھرمار نہیں کی گئی ہے۔

ثالثاً۔ مطالب کو واضح کرنے کے لئے جو الفاظ بڑھائے گئے ہیں اُن کو عموماً خطوط وحدانی میں لکھدیا ہے۔

رابعاً۔ جہاں صرف ترجمہ سے مطلب حل نہیں ہوتا تھا وہاں ذیلی حاشیہ (فُٹ نوٹ) دیدیا ہے۔

خامساً۔ ہر کنڈکا کے شروع میں اُس کا خلاصہ مطلب لکھدیا ہے

سادساً۔ کہانی کے مضمون کو بچاس حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصہ پر ایک نمبر لگا دیا ہے اور ہر نمبر کا عنوان حاشیہ پر لکھدیا ہے تاکہ ناظرین اس مطلب کو بآسانی محفوظ رکھ سکیں اور ہر مطلب کا حوالہ دینے میں بھی سہولت ہو۔ مقدمہ ہذا میں بھی ان سب باتوں کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے +

ناظرین سے مؤلف کی التجا۔

۴۹۔ میں نے حتی الامکان ترجمہ کی صحت کی بابت کُلی طرح اطمینان کر لیا ہے یہ ممکن ہے کہ کسی خاص لفظ یا اصطلاح وغیرہ کے لئے کوئی بہتر لفظ تجویز کیا جا سکے۔ مگر اس سے نفسِ ترجمہ پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ تاہم اگر کسی مقام پر ادائے مطلب یا استدلال میں مجھ سے کوئی لغزش ہو گئی ہو تو ناظرین کرام اطلاع دیں تاکہ میں اُس کی اصلاح کر سکوں۔ کیونکہ میرا مقصد تحقیق حق ہے نہ کہ اپنی بات کی پچ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ مقالہ ہذا کا مطالعہ مذہبی تحقیق و تنقید کا ایک نیا باب کھول دے گا۔ اور اُسکا مطالعہ مسلم و غیر مسلم سب کے لئے موجبِ بصیرت اور باعث

ہدایت ثابت ہوگا۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

خادم علم دین

خاکسار غلام الحسنین پانی پتی نجفی

(مترجم فلسفہ تعلیم ہربرٹ سپنسر)

لکھنؤ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء (روز سہ شنبہ)

اطلاع ضروری

دار التصانیف انجمن موید العلوم مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کے نادر الوجود علمی جواہر ریزے

۱۔ الموحد مسئلہ توحید پر سرکار نجم العلماء مدظلہ کی زبردست اور جامع تقریر۔ ۔۔۔۔۔۔ ۴؍

۲۔ النبوۃ والخلافہ مسئلہ نبوۃ وخلافت پر سرکار نجم العلماء مدظلہ کی وہ معرکۃ الآرا تقریر ہے جسکو دیکھکر ہر صاحب انصاف بغیر داد دئے نہیں رہ سکتا۔ ۴؍

۳۔ "اسلام ان دی لائٹ آف شیعزم" (شریعت الاسلام) حصہ اول کا انگریزی ترجمہ مترجمہ جناب مولانا شیخ بادشاہ حسین صاحب بی۔ اے ۔۔۔۔ عہ؍

۴۔ دی پرافٹ شپ اینڈ دی کیلیفیٹ النبوۃ والخلافہ کا انگریزی ترجمہ مترجمہ ۔۔۔۔۔ محمد لقا علی حیدری بدایونی ۔۔۔۔۔۔ ۱۲؍

ذبیحت اور قربانی۔ رد آریہ میں جناب خود جہ صاحب مدظلہ کی لاجواب تصنیف ۲؍

خطاب فاصل ترجمہ میزان عادل مترجمہ حضرت سلطان الواعظین مدظلہ رد نصاری میں بے نظیر رسالہ ہے ۔۔۔۔۔۔ ۴؍

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ویدوں کے زمانے کی انسانی قربانی
یا
شُنہ شیپ کی کہانی

[ترجمہ ایتریہ براہمن پنچکا ۷ - کنڈکا ۱۳ - ۱۸]

نگویند از سرِ بازیچہ حرفے | کزاں پندے نگیرد صاحبِ ہوش
وگر صد بابِ حکمت پیشِ ناداں | بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

[کنڈکا ۱۳ -]

[راجہ ہریشچندر ایک بیٹے کے پیدا ہونے کی آرزو رکھتا ہے۔ شلوک جن میں پسری اولاد والے انسان کی تعریف کی گئی ہے ....]

راجہ ہریشچندر کا سوال نارد رشی سے کہ بیٹے سے کیا پھل ملتا ہے؟

۱ - ویدھس کا بیٹا ہریشچندر۔ اِکشواکو کی نسل کا ایک راجہ تھا جس کے کوئی بیٹا نہ تھا اگرچہ اُس کے (محل میں) سَو رانیاں تھیں مگر اُن (میں سے کسی رانی) سے کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا اُس کے گھر میں پروت اور نارد دو رشی رہتے تھے۔ ایک دفعہ راجہ نے نارد سے مخاطب ہو کر

ایک شلوک پڑھا (جس کا ترجمہ یہ ہے) :-

"چونکہ تمام جاندار جو صاحب عقل ہیں (یعنی انسان) اور جو بے عقل ہیں (یعنی حیوان) بیٹے (کے پیدا ہونے) کی خواہش کرتے ہیں (اس لئے) اے نارد مجھے آپ یہ بتائیے کہ بیٹے کے ہونے سے کیا پھل ملتا ہے؟"

نارد رشی کا جواب

۲- راجہ نے ایک شلوک میں نارد سے یہ سوال کیا تھا۔ اُس نے دس شلوکوں میں اُس کا جواب دیا (جن کا ترجمہ یہ ہے) :-

(۱) باپ کو بیٹے کی بدولت مکتی ملتی ہے

(۱) باپ بیٹے (کے وجود) سے (گویا) ایک قرضہ ادا کرتا ہے۔ اور زندہ بیٹے کی صورت دیکھ کر جو اُس کے ہاں پیدا ہوا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی حاصل کرتا ہے۔

(۲) پسری اولاد کا لطف تمام دنیا کی چیزوں سے بڑھکر ہے

(۲) باپ کو اپنے بیٹے کی وجہ سے جو خوشی ہوتی ہے وہ سب چیزوں کے لطف سے بڑھکر ہے۔ خواہ وہ (چیزیں) زمین پر ہوں۔ یا آگ میں ہوں یا پانی میں۔

(۳) باپ بیٹے کی صورت میں پیدا ہوتا ہے بیٹا باپ کو پار اُتارتا ہے

(۳) بیٹے کی بدولت اُس کے باپ دادا ہمیشہ بڑی بڑی مشکلوں پر غالب آئے ہیں۔ باپ خود ہی (بیٹے کی صورت میں) پیدا ہوتا ہے۔ بیٹے کی مثال ایک کشتی کی ہے۔ جو تمام سازوسامان (اور کیل کانٹے) سے درست ہو اور باپ کو پار اُتار دے۔

بیٹے کا وجود سب سے زیادہ ضروری ہے

(۴) بغیر اشنان[۵۱] کے (یعنی بے نہائے دھوئے) رہنے سے بکری کی کھال پہننے سے اور ڈاڑھی[۵۳] (مونچھ) رکھنے سے کیا فائدہ ہے؟ تپ[۵۴] (یعنی سخت ریاضتیں) کرنے سے کیا فائدہ ہے؟ اے برہمنو! تم کو بیٹے کی خواہش کرنی چاہیئے" یہ باتیں اُن (لوگوں) کی بابت کہی جاتی ہیں (جو عبادت کے خیال سے بیوی بچوں کو چھوڑ کر گھر سے نکل جاتے ہیں)۔

بیٹا باپ کے نام کو روشن کرتا ہے۔

(۵) خوراک زندگی کو قائم رکھتی ہے۔ لباس سردی سے بچاتا ہے۔ سونا (زیور) خوبصورتی دیتا ہے شادیوں میں مویشی کا دان[۵۵] ملتا ہے۔ بیوی دوست (مونس وہمدم) ہے بیٹی قابل رحم ہے۔ مگر بیٹا سب سے اونچے آسمان میں باپ کا نور بن کر چمکتا ہے (اُس کا نام روشن کرتا ہے)

خاوند بیٹا بن کر بیوی کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے

(۶) خاوند (تخم کی صورت میں) زوجہ کے اندر داخل ہوتا ہے اور جب تخم

---

۵۱ یہاں گرہست آشرم (خانہ داری کی زندگی) مراد ہے ۱۲

۵۲ یہ برہم چاری (طالب علم) کی طرف اشارہ ہے ۱۲

۵۳ اس سے بان پرستھ (راہب) کی زندگی سمجھنی چاہیئے ۱۲

۵۴ سنیاسی کی زندگی کی طرف اشارہ ہے جس کا فرض ہے اِدھر اُدھر گھومنا سخت ریاضتیں کرنا اور بھیک مانگ کر کھانا ۱۲

۵۵ بعض شادیوں میں، جن کو آرش بواہ (رشی کی شادی) کہتے ہیں۔ دوگائیں بطور جہیز ملا کرتی تھیں (دیکھو اشولائن گرہیہ سوتر ۱-۶) ۱۲

جنین کی صورت میں بدل جاتا ہے تو بیوی کو ماں بنا دیتا ہے۔ اور خاوند۔ دوسری زندگی پاکر دسویں مہینے اُس (کے بطن) سے پیدا ہوتا ہے۔

(۷) بیوی کب اصلی بیوی ہوتی ہے؟

(۷) بیوی تو اُسی وقت اصلی بیوی ہوتی ہے۔ جبکہ خاوند دوبارہ اُس سے پیدا ہوتا ہے۔ جو تخم اُس کے اندر رکھا جاتا ہے۔ وہ اُس کو پرورش کر کے ایک جاندار ہستی بنا کر باہر نکالتی ہے (لفظ "جایا" کے معنی ہیں جنا ہوا پیدا کیا ہوا۔ یعنی بیٹا۔ اس کا مصدر "جن" ہے۔ جس کے معنی ہیں جننا۔ پیدا کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ میاں بیوی کا جایا یعنی اُسکا بیٹا ہوتا ہے)

(۸) عورت کس لئے بنائی گئی ہے؟

(۸) دیوتاؤں اور رشیوں نے عورت کو بڑا حُسن عطا کیا ہے (نہایت خوبصورت بنایا ہے) پھر دیوتاؤں نے انسانوں سے کہا کہ "یہ ہستی (عورت) اسی لئے بنائی گئی ہے کہ تم کو دوبارہ پیدا کرے۔

(۹) بے پسر بے وقعت ہے حیوانات بھی بیٹے کی قدر جانتے ہیں۔

(۹) جس کے ہاں بچہ نہیں اُس کا کہیں ٹھکانا نہیں۔ حیوان بھی اس بات کو جانتے ہیں۔ اسی وجہ سے بیٹا (حیوانات میں) اپنی ماں۔ بہن سے (بھی) جفت ہوتا ہے۔

(۱۰) چوپائے اور پرندے بھی اُس کی قدر جانتے ہیں۔

(۱۰) یہ وہی چوڑا کھلا ہوا عام رستہ ہے۔ جس پر پسری اولاد والے بے غم (اور بے کھٹکے) چلتے ہیں۔ چوپائے اور پرندے (بھی) اس بات کو جانتے ہیں۔ اسی لئے وہ اپنی ہی ماؤں سے (بھی) جفت ہوتے ہیں +

یہ نارد رشی کا قول تھا۔

[کنڈکا ۱۴]

[ہرشچند کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوتا ہے۔ ورن دیوتا بار بار راجہ پر تقاضا کرتا ہے کہ اس بیٹے کو میری بھینٹ چڑھا کر اپنی منّت پوری کرو۔ مگر راجہ طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے ہمیشہ ٹالتا رہتا ہے]

ہرشچندر ورن دیوتا سے بیٹے کی دعا مانگتا اور اسکو بھینٹ چڑھانے کا وعدہ کرتا ہے۔

۳۔ پھر نارد نے اُس سے کہا جاؤ اور ورن راجہ سے عرض کرو تاکہ وہ تمکو ایک بیٹا عنایت کرے (اس درخواست کے ساتھ ہی اُس سے یہ بھی وعدہ کرو) کہ جب یہ بیٹا پیدا ہو تو اُسکو ورن کی بھینٹ چڑھایا جائے گا۔ (یعنی ورن دیوتا کے نام پر اُس کی قربانی کی جائے گی) اُس نے ورن راجہ کے پاس جا کر دعا مانگی "میرے ہاں ایک بیٹا پیدا ہو۔ میں اُس کو تیری بھینٹ چڑھاؤں گا"

راجہ کے ہاں روہت نامی بیٹا پیدا ہوتا ہے ورن کا تقاضا اور راجہ کے عذرات
پہلا عذر

۴۔ پھر اُس کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام روہت رکھا گیا ورن نے اُس سے کہا "تیرے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اُس کو میری بھینٹ چڑھا دے" ہرشچندر نے کہا۔ "حیوان اُس وقت قربانی کے لائق ہوتا ہے۔ جبکہ اُس کی عمر دس دن سے زیادہ ہو جائے۔ وہ اِس عمر تک پہنچ جائے۔ پھر میں اُس کو تیری بھینٹ چڑھاؤں گا۔"

دوسرا عذر

۵۔ جب روہت کی عمر دس دن سے زیادہ ہو گئی تو ورن نے راجہ سے کہا۔ "اب وہ دس دن سے زیادہ کا ہو گیا ہے اُس کو میری

بھینٹ چڑھاؤ"۔ ہرشچندر نے کہا "حیوان اُس وقت بھینٹ چڑھانے کے لائق ہوتا ہی جب اُس کے دانت نکل آتے ہیں اُس کے دانت نکل آئیں تو پھر میں اُس کو تیری بھینٹ چڑھاؤں گا"

تیسرا عذر

۶۔ جب اُس کے دانت نکل آئے تو ورن نے ہرشچندر سے کہا "اب اُس کے دانت نکل آئے ہیں۔ اُس کو میری بھینٹ چڑھاؤ" اُس نے جواب دیا کہ "حیوان اُس وقت بھینٹ چڑھانے کے لائق ہوتا ہی جب اُس کے (دودھ کے) دانت ٹوٹ جائیں۔ اُس کے (دودھ کے) دانت ٹوٹ جائیں تو پھر میں اُسکو تیری بھینٹ چڑھاؤں گا"

چوتھا عذر

۷۔ اُس کے (دودھ کے) دانت ٹوٹ گئے۔ پھر دیوتا نے کہا اِس کے (دودھ کے) دانت ٹوٹ رہے ہیں۔ اِس کو میری بھینٹ چڑھاؤ" راجہ نے کہا کہ "حیوان اُس وقت بھینٹ چڑھانے کے لائق ہوتا ہے جب اُس کے دانت دوبارہ نکل آئیں۔ اُس کے دانت دوبارہ نکل آئیں تو پھر میں اُسکو تیری بھینٹ چڑھاؤں گا"

پانچواں عذر

۸۔ اُس کے دانت دوبارہ نکل آئے۔ ورن نے کہا اب اُس کے دانت دوبارہ نکل آئے ہیں۔ اُس کو میری بھینٹ چڑھاؤ" راجہ نے جواب دیا" چھتری ذات کا آدمی اُس وقت بھینٹ چڑھانے کے لائق ہوتا ہی جب وہ جوان ہو کر اپورے ہتھیار لگانے کے لائق ہو جائے

وہ پورے ہتھیار لگانے کے لائق ہو جائے تو پھر میں اُسکو تیری بھینٹ چڑھاؤں گا "

روہت کا گھر سے نکل جانا اور ایک سال تک جنگل میں گھومنا

۹ - پھر اُس نے پورے ہتھیار بھی لگائے اُس وقت ورن نے کہا "اب تو اُس نے ہتھیار بھی لگا لئے۔ اُس کو میری بھینٹ چڑھاؤ" اس گفتگو کے بعد اُس نے اپنے بیٹے کو بلا کر کہا " اچھا پیارے بیٹے! اب میں تجھے اُس دیوتا کی بھینٹ چڑھاؤں گا جس نے تجھ کو مجھے دیا ہے" مگر بیٹے نے کہا " نہیں نہیں" اور اپنی (تیر) کمان لیکر جنگل کو بھاگ گیا جہاں ایک سال تک گھومتا رہا ۔

[کنڈکا ۱۵]

[کہانی کا سلسلہ - روہت چھ سال تک جنگلوں میں بیفائدہ گھومتا ہے پھر ایک برہمن کے لڑکے شُنہ شیپ کو اُس کے ماں باپ سے سو گایوں کے بدلے میں خریدتا ہے۔ اور پھر اُس کو اپنے باپ کے پاس لاکر کہتا ہے کہ اس کو میرے بدلے بھینٹ چڑھا دو]

ورن دیوتا کا غضب اور اندر کا روہت کو گاؤں میں جانے سے روکنا

۱۰ - اب ورن نے ہرشچندر کو پکڑا ۔ اور اُس کا پیٹ پھول گیا (یعنی جاندر کی بیماری میں مبتلا ہو گیا) جب روہت نے یہ خبر سنی تو جنگل کو چھوڑ کر ایک گاؤں میں گیا ۔ جہاں اندر نے انسان کے بھیس میں اُس سے مل کر کہا " اے روہت ہم نے ایسا سنا ہے کہ جو شخص

سفر نہیں کرتا۔ اُس کے لئے کوئی خوشی نہیں ہے۔ لوگوں کی سنگت میں رہ کر اچھے سے اچھا انسان بھی پاپی ہو جاتا ہے (جس سے بچنے کے لئے انسانی آبادی سے دُور دُور جنگل میں گھومنا چاہئے) کیونکہ اندر یقیناً سفر کرنے والے کا دوست ہے اس لئے تو سفر کر'' ٭

روہت کا دوسرے سال جنگل میں گھومنا

۱۱۔ روہت اِس خیال سے کہ ایک برہمن نے مجھ سے سفر کرنے کیلئے کہا ہے دوسرے سال (بھی) جنگل میں گھومتا رہا جب وہ جنگل کو چھوڑ کر ایک گاؤں میں داخل ہونے والا تھا۔ اندر نے انسان کے بھیس میں اُس سے مل کر کہا ''مسافر کے پاؤں پھول کے مانند ہیں۔ اُس کی رُوح ترقی کرتی اور پھل (ثواب) حاصل کرتی ہے اور سفر کی تکان (اور تکلیف) سے اُس کے سب پاپ نشٹ (یعنی معدوم) ہو جاتے ہیں اِس لئے تو سفر کر''

روہت کا تیسرے سال بھی جنگل میں گھومنا

۱۲۔ روہت اس خیال سے کہ ایک برہمن نے مجھ سے سفر کے لئے کہا ہے۔ پھر تیسری سال (بھی) جنگل میں گھومتا رہا جب وہ جنگل کو چھوڑ کر ایک گاؤں میں داخل ہونے والا تھا اندر نے انسان کے بھیس میں اُس سے مل کر کہا۔ ''جو شخص بیٹھتا ہے اُس کی قسمت بیٹھ جاتی ہے جب وہ اُٹھتا ہے تو اُس کی قسمت اُٹھتی ہے۔ جب وہ سوتا ہے تو قسمت بھی سوتی ہے۔ جب وہ چلتا ہے تو قسمت بھی چلتی ہے

اِس لئے تو سفر کر" +

۱۳ - روہت اس خیال سے کہ ایک برہمن نے مجھ سے سفر کے لئے کہا ہے - پھر چوتھے سال بھی جنگل میں پھرتا رہا - جب وہ جنگل کو چھوڑ کر گانوں میں داخل ہونے والا تھا - تو اندر نے اُس سے کہا "کلی زمین پر پڑا ہے دواپر وہاں منڈلا رہا ہے - تریتا اُٹھ رہا ہے - مگر کرت (اِدھر اُدھر) چل پھر رہا ہے[56] - اِس لئے تو سفر کر - سفر کر" +

روہت کا چوتھے سال بھی جنگل میں گھومنا

۱۴ - روہت اس خیال سے کہ ایک برہمن نے مجھ سے سفر کے لئے کہا ہے - پانچویں سال (بھی) جنگل میں گھومتا رہا - جب وہ جنگل کو چھوڑ کر ایک گاؤں میں داخل ہونے والا تھا تو اندر نے اُس سے کہا "سفر کرنے والے کو شہد اور میٹھا اُدمبر پھل ملتا ہے - سورج کی خوبصورتی کو دیکھو جو اپنے سفر کے چکر دل سے نہیں تھکتا اس لئے تو سفر کر سفر کر"

روہت کا پانچویں سال بھی جنگل میں گھومنا

[56] یہاں پہلے پہل چاروں جگوں کے نام آئے ہیں - سائن آچاریہ نے تو اس ضروری اور شرح طلب مقام کی کوئی شرح نہیں کی - مگر دوسرے ذریعوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر ان چاروں لفظوں سے چار جگ مراد نہیں ہیں بلکہ کلی - دواپر وغیرہ پانسوں کے نام ہیں جو قمار بازی میں کام آتے ہیں اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت ہر طرح کی کامیابی کی اُمید ہے - کیونکہ سب سے منحوس پانسہ یعنی کلی پڑا ہوا ہے دو پانسے یعنی دواپر اور تریتا آہستہ آہستہ حرکت کر رہے ہیں اور گرنے کو ہیں - مگر سب سے زیادہ مسعود پانسہ یعنی کرت پوری حرکت میں ہے، جب پانسے اس طریقہ سے واقع ہوں جیسا کہ یہاں بیان کیا گیا ہے تو

ھ جوا بازی کے جیتنے کا اچھا موقع ہوتا ہے (دیکھو بوٹلنگ اور راتھ کی سنسکرت ڈکشنری) ۱۲

روہت کا چھٹے سال بھی جنگل میں گھومنا اور شنہ شیپ کی خریداری کا سودا کرنا۔

۱۵۔ پھر روہت چھٹے سال بھی جنگل میں گھومتا رہا (اس موقع پر) سُویہ وس کے بیٹے اجی گرت رشی سے جو فاقہ کشی کر رہا تھا جنگل میں ملاقات ہوئی۔ اس رشی کے تین بیٹے تھے۔ شُنہ پُچھ شُنہ شیپ اور شنو لنگول۔ روہت نے اُس سے کہا "رشی میں تجھ کو سَو گائیں دیتا ہوں۔ کیونکہ میں ان (تینوں لڑکوں) میں سے ایک کو بدلے میں دیکر (قتل ہونے سے) اپنے آپ کو بچاؤں گا ✣

شنہ شیپ کے والدین کا اُسکو بیچ دینے پر رضامند ہو جانا۔

۱۶۔ اُس وقت اجی گرت نے تو بڑے بیٹے کو یہ کہکر کہ "اِسے نہ لو" علٰحدہ کر لیا۔ اور ماں نے چھوٹے کو یہ کہکر کہ "اُسے نہ لو" علٰحدہ کر لیا۔ اس طرح ماں باپ دونوں منجھلے بیٹے شُنہ شیپ (کو دینے) پر راضی ہو گئے ✣

قربانی کی تبدیلی کے لئے ورن کی منظوری

۱۷۔ پھر روہت نے اُس لڑکے کے بدلے میں سَو گائیں دیدیں۔ اور وہ جنگل کو چھوڑ کر گانوں میں داخل ہوا۔ اور اُس لڑکے کو اپنے باپ کے سامنے پیش کر کے یہ کہا "پیارے (پتا جی)! میں اس لڑکے کو بدلے میں دیکر اپنے آپ کو (ورن دیوتا کی بھینٹ چڑھنے سے) بچاؤں گا۔ پھر ہرشچندر ورن راجہ کے پاس پہنچا (اور یہ کہا) "میں اِس (لڑکے) کو تیری بھینٹ چڑھاؤں گا۔" ورن نے کہا "اچھا۔ ایسا ہی کیا جائے۔ کیونکہ برہمن چھتری سے زیادہ قدر و منزلت رکھتا ہے۔"

راجسویہ یگیہ اور انسانی قربانی

۱۸- بھورن نے راجہ کو راجسویہ یگیہ کی ترکیب سمجھائی۔ اور اس یگیہ کی رسم ادا کرنے کے لئے جو دن مقرر کیا گیا تھا اس روز (قربانی کے لئے بجائے حیوان کے) انسان تجویز کیا گیا +

[کنڈکا ۱۶]

[انسانی قربانی کی رسم کا وقت آتا ہے۔ چار بزرگ رشی اس رسم کو ادا کرنے کے لئے پروہتوں کا کام انجام دیتے ہیں۔ شنہ شیپ اس خوفناک موت سے بچنے کے لئے دیوتاؤں سے دعا مانگتا ہے۔ رگوید کے منتر جو اس نے اس موقع پر مختلف دیوتاؤں کی حمد و ثنا میں پڑھے تھے اور ان دیوتاؤں کے نام جن سے اس نے التجا کی تھی]

انسانی قربانی کے لئے چار رشیوں کا تقرر

۱۹- اس یگیہ میں وشوامتر اس کا ہوتر تھا۔ جمد اگنی اس کا ادھوریو تھا۔ وسشٹھ اس کا برہما تھا۔ اور ایاسیہ اس کا اودگاتر تھا۔

اجی گرت رشی کا سو گائیں اور لیکر اپنے بیٹے کو یگیہ کی بلی سے باندھ دینا۔

۲۰- جب یگیہ کی ابتدائی رسمیں پوری ہو چکیں۔ تو ان پروہتوں کو کوئی ایسا شخص نہ مل سکا۔ جو شنہ شیپ کو یوپ (یعنی یگیہ کی بلی) سے باندھ دینا منظور کرے۔ اس وقت سُویہ وس کے بیٹے اجی گرت (یعنی شنہ شیپ کے باپ) نے کہا "مجھے سو (گائیں) اور دو۔ میں اس کو باندھ دوں گا"۔ انھوں نے اس کو سو (گائیں) اور دیں۔ چنانچہ اس نے

رشی مذکور کا سَو گائیں اور لیکر اپنے بیٹے کو قتل کرنے کیلئے آمادہ ہوجانا۔

اُسکو باندھ دیا ✣

۲۱- جب اُس کو باندھ چکے۔ اور اَپری منتر[۵] پڑھ چکے۔ اور آگ کو اُسکے چاروں طرف پھرا چکے۔ تو کوئی قتل کرنے والا اُن کو نہیں ملا۔ اُس وقت اجی گرت نے کہا "مجھے سَو (گائیں) اور دو۔ میں اُسے قتل کروں گا۔" اُنھوں نے اُس کو سَو (گائیں) اور دیں۔ پھر وہ اپنا چھُرا تیز کر کے اپنے بیٹے کو قتل کرنے کے لئے چلا۔

شُنہ شیپ قتل سے بچنے کے لئے دیوتاؤں کی پناہ لیتا ہے۔

۲۲- شُنہ شیپ کو اُس وقت معلوم ہوا کہ یہ لوگ مجھے قتل کرنیوالے ہیں۔ گویا کہ میں انسان نہیں (بلکہ حیوان) ہوں اُس نے کہا "اچھا میں دیوتاؤں کی پناہ لوں گا۔"

شُنہ شیپ کا پرجاپتی کی حمد کرنا

۲۳- اُس نے پرجاپتی سے جو سب سے پہلا دیوتا ہے اِس منتر (رگوید ۱-۲۴-۱) کے ذریعہ سے التجا کی۔ پرجاپتی نے اُس کو یہ جواب دیا کہ "اگنی دیوتاؤں میں سب سے زیادہ نزدیک ہے اُس کے پاس جاؤ" ✣

۵ اَپری منتر دیوتاؤں کو بلانے کے منتر ہیں۔ جو حیوانی قربانی کے موقع پر پڑھے جاتے ہیں۔ ان منتروں سے وہ دیوتا جن کو خاص طور پر یگیہ میں کوئی حصہ نہیں ملتا بُلائے جاتے ہیں۔ اور گھی سے اُن کو سیر کرتے ہیں۔ ان منتروں کی تعداد مختلف موقعوں پر مختلف ہوتی ہے۔ معمولی اِشٹیوں میں پانچ منتر پڑھے جاتے ہیں چترماشیہ اِشٹی میں نو منتر ہوتے ہیں اور پشو اِشٹی (حیوان کی قربانی) میں اُن کی تعداد گیارہ اور کبھی کبھی بارہ اور تیرہ تک ہوتی ہے۔ (دیکھو "اشولائن" "سوتر" اور پروفیسر میکس مولر کی م کتاب "قدیم سنسکرت علم ادب کی تاریخ" صفحہ ۴۴۳) ۱۲

اُس کا اگنی کی حمد کرنا

۲۴۔ پھر اُس نے اس منتر (رگوید ۱۔ ۲۴۔ ۲) کے ذریعہ سے اگنی سے التجا کی۔ اگنی نے اُس کو جواب دیا کہ "سوِتر (مخلوقات پر حکومت کرتا ہے۔ اُس کے پاس جاؤ" +

اُسکا سوِتر کی حمد کرنا

۲۵۔ پھر اُس نے اِن تین منتروں (رگوید ۱۔ ۲۴۔ ۳ لغایت ۵) کے ذریعہ سے سوِتر سے التجا کی۔ سوِتر نے اُس کو جواب دیا کہ "تم کو ورن راجہ کے لئے باندھا ہے۔ اُس کے پاس جاؤ"

اُسکا ورن کی حمد کرنا

۲۶۔ پھر اُس نے اگلے اکتیس[۳۱] منتروں (رگوید ۱۔ ۲۴۔ ۶ لغایت ۲۵۔ ۲۱) کے ذریعہ سے **ورن** سے التجا کی۔ پھر **ورن** نے اُس کو جواب دیا کہ "اگنی دیوتاؤں کا منہ[۵۵] ہے اور سب دیوتاؤں سے زیادہ رحیم ہے اب اُس کی حمد وثنا کرو۔ تب ہم تم کو (قتل سے) چھڑائیں گے +

اُس کا دوبارہ اگنی کی حمد کرنا۔

۲۷۔ پھر اُس نے بائیس منتروں (رگوید ۱۔ ۲۶۔ ۱ و ر ۱۔ ۲۷۔ ۱۲۔) کے ذریعہ سے **اگنی** کی حمد وثنا کی۔ پھر **اگنی** نے جواب دیا کہ "**وشودیوا** کی حمد وثنا کرو۔ تب ہم تم کو چھڑائیں گے +

اُسکا وشودیوا کی حمد کرنا

۲۸۔ پھر اُس نے اِس منتر (رگوید ۱۔ ۲۷۔ ۱۳) کے ذریعہ سے

---

۵۵ ہوم کی تمام چیزیں یعنی گھی۔ دودھ۔ مشک زعفران۔ شکر وغیرہ اگنی یعنی آگ میں جھونکی جاتی ہیں جن کا دھواں فضا میں پھیل کر دایو۔ اندر۔ سوریہ (یعنی ہوا۔ بجلی۔ سورج) وغیرہ دیوتاؤں کو پہنچتا ہے۔ اس لئے اگنی کو دیوتاؤں کا مکھ کہتے ہیں۔ گویا اگنی کے منہ میں آہوتی ڈالنے سے سب دیوتاؤں کے منہ میں پہنچ جاتی ہے اور ہر ایک دیوتا کو اُس کا حصہ مل جاتا ہے ۱۲

وِشوے دیوا کی حمد وثنا کی۔ وِشوے دیوا نے جواب دیا کہ "اندر سب دیوتاؤں سے زیادہ قوت والا۔ سب سے زیادہ قدرت والا۔ سب سے زیادہ برداشت کرنے والا۔ سب سے زیادہ سچا ہے۔ جو سب دیوتاؤں سے بڑھ کر اس بات کو جانتا ہے کہ کسی کام کو کیونکر انجام دینا چاہیئے تم اُس کی حمد وثنا کرو۔ تب ہم تم کو چھڑائیں گے"۔

اس کا اندر کی حمد کرنا

۲۹۔ پھر اُس نے اس سُکت (رگوید ا۔ ۲۹) کے ذریعہ سے اور اگلے سُکت کے پندرہ منتروں (رگوید ا۔ ۳۰۔ الغایت ۱۵) کے ذریعہ سے اندر کی حمد وثنا کی" +

اندر کا عطیہ ایک سنہری رتھ

۳۰۔ اندر نے جو اپنی حمد وثنا سے خوش ہو گیا تھا۔ اُس کو ایک سنہری رتھ دیا۔ اس تحفہ کو اُس نے اس منتر (رگوید ا۔ ۳۰۔ ۱۶) کے ذریعہ سے قبول کیا +

اندر نے اشونوں کی حمد کا حکم دیا۔

۳۱۔ پھر اندر نے اُس سے کہا کہ "اشونوں" کی حمد وثنا کرو۔ تب ہم تم کو چھڑائیں گے"۔ پھر اُس نے ان تین منتروں (رگوید ا۔ ۳۰۔ ۱۷ الغایت ۱۹) کے ذریعہ سے جو اوپر والے منتروں کے بعد ہیں۔ اشونوں کی حمد وثنا کی +

اشونوں نے اُشا دیوی کی حمد کا حکم دیا۔

۳۲۔ پھر اشونوں نے جواب دیا کہ "اُشا (یعنی شفق) دیوی کی حمد کرو"۔ پھر اُس نے اِن تین منتروں سے (رگوید ا۔ ۳۰۔ ۲۰ لغایت ۲۲)

جو اشونون والے منتروں کے بعد ہیں۔ اُشا کی حمد و ثنا کی +

۲۳۔ جب اُس نے یکے بعد دیگرے اِن منتروں کو پڑھا تو بندھن (جن سے وہ بندھا ہوا تھا) کھُل کھُل کر گرنے لگے۔ اور ہر شیچندر کا پیٹ چھوٹا ہوتا گیا۔ اور جب وہ سب سے پچھلا منتر پڑھ چکا۔ تو (سب) بندھن کھُل گئے اور ہر شیچندر پھر بھلا چنگا ہو گیا +

شُنہ شیپ کی رہائی اور ہر شیچندر کی صحت

[کنڈکا ۱۷]

[شُنہ شیپ قتل ہونے سے بچ جاتا ہے۔ وہ سوم رس کی تیاری کا ایک خاص طریقہ ایجاد کرتا ہے۔ وشوامتر اُس کو اپنا بیٹا بنا لیتا ہے]

۲۴۔ اب پروہتوں نے شُنہ شیپ سے کہا کہ "تُو اب ہمارا ہی ہے (یعنی مثل ہمارے ایک پروہت ہے) آج کی خاص رسموں کے ادا کرنے میں تو ہمارے ساتھ شامل ہو جا۔" پھر اُس نے سوم کو کچل کر براہ راست سوم رس تیار کرنے کا طریقہ دیکھا (یعنی نکالا یا ایجاد کیا) اور ان چار منتروں (رگوید ۱۔ ۲۸۔ ۵ لغایت ۸) کو پڑھ کر اُس کو پورا کیا۔ پھر اس منتر (رگوید ۱۔ ۲۸۔ ۹) کے ذریعہ سے اُس نے سوم رس کو دروں کلسا[۵۹]

سوم رس کی تیاری کا نیا طریقہ اور یگیہ کی تکمیل

[۵۹] "دروں کلسا" اُس بڑے برتن کو کہتے ہیں، جس میں سوم کا رس نکال کر رکھ چھوڑتے ہیں۔ تاکہ وہ یگیہ کے وقت کام آئے ۱۲

میں ڈالا۔ پھر ہرشیچندر کا ہاتھ لگواکر۔ سُکت ۲۸ کے پہلے چار منتروں (رگوید ۱-۲۸-الغایت ۴) کو پڑھ کر سوم کو یگیہ پر چڑھایا۔ اور لفظ "سواہا" بھی ساتھ ساتھ کہتا رہا۔ پھر اس یگیہ کی آخری رسموں کو ادا کرنے کے لئے جس سامان کی ضرورت تھی اُس کو اپنے مقام پر لے آیا اور ان دو منتروں (رگوید ۴-۱-۴ لغایت ۵) کو پڑھ کر اُن رسموں کو ادا کیا۔ جب یگیہ پورا ہو گیا تو شُنہ شیپ نے ہرشیچندر کو اہونیہ اگنی کے پاس بلایا۔ اور اس منتر (رگوید ۵-۲-۷) کو پڑھا +

۳۵- پھر شُنہ شیپ - وشوامتر کی طرف پہنچا (اور اُس کے پاس جا بیٹھا)۔ پھر سُویوس کے بیٹے اجی گرت نے کہا "اے رشی! میرا بیٹا مجھے واپس دیدو" اُس نے جواب دیا "نہیں۔ کیونکہ اس لڑکے کو دیوتاؤں نے مجھے دیا ہے" +

اجی گرت نے وشوامتر سے کہا میرا بیٹا مجھے دیدو مگر اُس نے انکار کیا۔

۳۶- اُس وقت سے وہ دیوراٹ (کے نام سے) وشوامتر کا بیٹا بن گیا۔ کپلیہ اور بھبرو اُسی کی نسل سے ہیں۔ اجی گرت نے دوبارہ کہا "پھر تو چلا آ۔ ہم (میں اور تیری ماں) تجھے بلاتے ہیں" اور یہ بھی کہا کہ "تو اجی گرت کے خاندان کا سردار اور انگراسہ کی نسل سے مشہور ہے"۔

شُنہ شیپ شوامتر کا بیٹا بن گیا اور اُس نے اپنے بیرحم باپ کو صاف جواب دیدیا۔

نوٹ مطلب یہ ہے کہ وہ اُتّر ویدی کی جگہ سے اُس ویدی کی طرف واپس آئے جہاں اِشٹی کی رسمیں پوری کی جاتی ہیں ۱۲

اس لئے اے رشی بزرگوں کے گھر کو نہ چھوڑ (اور) میرے پاس واپس چلا آ"۔ شُنہ شیپ نے جواب دیا کہ "جو چیز ایک شودر کے ہاتھ میں بھی نہیں ملتی۔ وہ تیرے ہاتھ میں دیکھی گئی (یعنی چھرا اپنے بیٹے کو قتل کرنے کے لئے) ۔ اے انگراس! تو نے تین سَو گایوں کو مجھسے بہتر سمجھا +

اجی گرت سَو گائیں دینے کا وعدہ کر کے شُنہ شیپ کو بلاتا ہے

۳۷۔ پھر اجی گرت نے جواب دیا "اے میرے پیارے بیٹے! میں اس بُرے کام سے جو میں نے کیا ہے پشیمان ہوں۔ میں اس دھبے کو مٹاتا ہوں اور تجھے سَو گائیں دینے کا وعدہ کرتا ہوں +

شُنہ شیپ باپکے پاس جانے سے انکار کرتا ہے۔

۳۸۔ شُنہ شیپ نے جواب دیا جو شخص ایک دفعہ ایسا گناہ کر سکتا ہے ممکن ہے کہ دوسری دفعہ بھی ایسا ہی کرے۔ تُو ایک شودر کی سی بیرحمی سے ابھی تک بری نہیں ہے۔ کیونکہ تُو نے ایسا جرم کیا ہے جس کا کوئی رضی نامہ نہیں ہو سکتا"۔ وشوامتر بیچ میں بول اُٹھا "ہاں (یہ فعل) قابل رضی نامہ نہیں ہے" +

وشوامتر شُنہ شیپ کو اپنے خاندان میں داخل کرنا چاہتا ہے۔

۳۹۔ پھر وشوامتر نے کہا کہ سُویہ وَس کا بیٹا جس وقت چھرا ہاتھ میں لئے (اپنے بیٹے کو) قتل کرنے کے لئے تیار کھڑا تھا۔ اُس وقت اُس کی صورت کو دیکھ کر ڈر لگتا تھا (اے شُنہ شیپ!) اب تو اس کا بیٹا نہ بن۔ بلکہ میرا بیٹا بن کر میرے خاندان میں شامل ہو جا" +

وشوامتر شُنہ شیپ کو اپنا جانشین بنانا چاہتا ہے۔

۴۰۔ پھر شُنہ شیپ نے کہا "مہاراج یہ بتائیے کہ میں جو انگراس کی اولاد سے

ہوں۔ آپ کا بیٹا بن کر آپکے خاندان میں کیونکر شامل ہو سکتا ہوں" ؟

وشوامتر نے جواب دیا "تو میرے بیٹوں میں سب سے بڑا بیٹا سمجھا جائے گا

اور تیری اولاد سب سے بہتر سمجھی جائے گی۔ اب تو میرے مذہبی علم کی میراث

کا مالک ہوگا۔ میں تجھے اُس (علم) کی گدّی پر باقاعدہ بٹھاتا ہوں" +

شُنہ شیپ کا عذر

۴۱۔ پھر شُنہ شیپ نے کہا "اے بھارتوں (بھرت کی اولاد) میں

سب سے افضل! جب آپ کے بیٹے آپ کی اس خواہش کو قبول کر لیں گے

کہ میں آپکے خاندان میں داخل ہو جاؤں (تب ہی داخل ہو سکتا ہوں)

تو آپ میری خوشی کی خاطر اُن سے کہدیجئے کہ مجھ سے دوستانہ

سلوک کریں" +

وشوامتر کی نصیحت اپنے بیٹوں کو۔

۴۲۔ پھر وشوامتر اپنے بیٹوں سے اس طرح مخاطب ہوا:۔

"اے مدھوچھنداہ! اے رشابھ! اے رینُو! اے

اشٹک! اور اے سب بھائیو! یہ خیال نہ کرنا[۱۱۵]۔ کہ ہم بزرگی کے

حقدار ہیں۔ یہ حق تو اسی کا ہے (یعنی شُنہ شیپ کا)"۔

۱۱۵ پروفیسر میکس مولر نے شُنہ شیپ کی کہانی کا جو ترجمہ کیا ہے اُس میں (بہ تقلید سائن آچاریہ)

اس مقام کے ترجمہ میں اختلاف کیا ہے جس کا مطلب اُردو میں یہ ہے "اور تم سب بھائی جو کہ تم ہو، اسکو بزرگی کے

حق کا مستحق سمجھو" (دیکھو "قدیم سنسکرت علم ادب کی تاریخ" صفحہ ۴۱۹) مگر دونوں ترجموں کا

[کنڈکا ۱۸]

[وشوامتر کی اولاد کا حال - راجہ کو شُنہ شیپ کی کہانی سنانے والوں کو کیا انعام دینا چاہیے - اس موقع پر منتروں اور شلوکوں کے پڑھنے کی بابت خاص ہدایت - اس کہانی کا پھل]

وشوامتر کا اپنے نافرماں بیٹوں کو بددعا دینا۔

۴۷۳- وِشوامتر رشی کے سَو بیٹے تھے۔ اُن میں سے پچاس مدھو چھنداس سے بڑے اور پچاس چھوٹے تھے۔ بڑے (پچاس) لڑکے اس بات سے خوش نہیں ہوئے (کہ شُنہ شیپ کو بزرگی کا حق دیا جائے اور وہ سب اولاد سے بڑھ جائے) پھر وشوامتر نے اُن کو یہ بد دعا دی کہ "تمھاری اولاد میں نہایت ہی ادنیٰ ذات کے لوگ پیدا ہوں گے"۔ اسی لئے (اس بددعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ) بہت سی ذلیل ترین قومیں جن میں زیادہ تر نیچ لوگ ہیں۔ جیسے اَندھر۔ پُنڈرُ۔ شَبَرُ۔ پُلِنْدُ۔ مُوتِبُ۔ یہ سب وشوامتر کی اولاد ہیں۔ مگر مدھو چھنداس اور اُس کے پچاس چھوٹے بھائیوں نے کہا کہ "جو کچھ ہمارے باپ کو منظور ہے۔ ہم اُس پر قائم ہیں۔ (اے شُنہ شیپ) ہم سب تم کو اول درجہ دینا منظور کرتے ہیں۔ اور ہمارا درجہ تمھارے بعد ہوگا"۔

وشوامتر کے اشعار اپنے فرمانبردار بیٹوں کی تعریف میں۔

۴۷۴- پھر وشوامتر نے خوش ہو کر ان بیٹوں کی تعریف میں یہ اشعار

کے (جن کا ترجمہ نیچے لکھا جاتا ہے) :-

(۱) "اے میرے بیٹو! تم کو بہت دھن مویشی اور اولاد ملی گی (تم دودھو نہاؤ گے اور پوتوں پھلو گے) کیونکہ تم نے میری خواہش کو منظور کر کے مجھے اولاد سے مالا مال کر دیا ہے۔"

(۲) اے گاتھی کے بیٹو! جب **دیوراٹ** تمھارا سردار ہوگا۔ تو تم اولاد سے پھلو پھولو گے۔ اور سب کامیاب ہوگے۔ وہ تم کو راستی کے راستہ پر لے جائے گا۔"

(۳) "یہ دیوراٹ تمھارا آقا ہے۔ اے **کُشکو!** اُس کی پیروی کرو۔ اُس کو تم پر بیدمانہ حقوق حاصل ہوں گے۔ جو اُس نے مجھ سے بطور میراث پائے ہیں۔ وہ اُس پاک علم کا مالک ہوگا جو ہمارے پاس موجود ہے۔"

(۴) **وِشوامتر** کے تمام بچے (سعادت مند) بیٹے یعنی گاتھی کے پوتے جو دیوراٹ کے ساتھ فوراً کھڑے ہو گئے تھے۔ اُن کو اُن کی بھلائی اور نیکنامی کے لئے دولت مل گئی"

(۵) **دیوراٹ** وہ رِشی ہے۔ جس کو دُہری میراث ملی ہے۔ **جہنو** کے[۱] گھرانے کا شاہی رتبہ اور **گاتھی** کے خاندان کی دھرم **وِدیا**۔"

[۱] جہنو۔ اجی گرت کا مورث اعلیٰ اور گاتھی اُس کا باپ تھا ۱۲

۴۵ - یہ - شُنہ شیپ کی کہانی ہے۔ جس میں رگوید کے نتو منتروں کے علاوہ شلوک بھی ہیں۔ (جو اُن کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں)

۴۶ - ہوتر کو پاک پانی کے چھینٹے دیئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ایک زرّیں قالین پر بیٹھ کر اُن (منتروں اور گاتھاؤں) کو راجہ کے سامنے پڑھتا ہے۔ اَدُھوریُو بھی۔ جو جوابی کلمے دُہراتا ہے۔ ایک زرّیں قالین پر بیٹھتا ہے۔ کیونکہ زر۔ شان وشوکت کا نشان ہے اس سے راجہ کو (جس کے لئے وہ اشعار پڑھے جاتے ہیں) شان و شوکت حاصل ہوتی ہے۔

۴۷ - ادھوریُو کا جوابی کلمہ رچا کے جواب میں لفظ "اوم" ہے (جس کو ہوتر دُہراتا ہے) اور "ایوم تتھا" (یعنی وہ ایسا ہی ہے) گاتھا کا جوابی کلمہ ہے (جس کو ہوتر پڑھتا ہے) "اوم" دیوتاؤں کا کلمہ ہے (جو ویدوں کی رچاؤں کے ساتھ لگایا جاتا ہے) اور "تتھا" انسانوں کا دیوتاؤں اور انسانوں کے جوابی کلموں (یعنی "اوم" اور "تتھا") کے ذریعہ سے ادھوریُو۔ راجہ کو گناہ اور قصور سے پاک کرتا ہی +

اس کہانی میں رگوید کے نتو منتر اور کچھ شلوک ہیں۔ شُنہ شیپ کی کہانی سنانے والے کی عزت افزائی۔

رچاؤں اور گاتھاؤں کے جوابی کلمے اور اُن کا پھل

۱۳ سائن آچارج۔ مُفسّر وید۔ لکھتے ہیں کہ ان نتو منتروں میں سے ستانوے منتر۔ شُنہ شیپ نے اور تین ایک اور رشی نے دیکھے تھے۔ اس کہانی میں رگوید کے نتو منتروں کے علاوہ گاتھا (شلوک) بھی ہیں جن کی تعداد اکتیس ۳۱ ہے ۱۲

جو راجہ اس کہانی کو سُنتا ہے اُس کے گناہ دور ہو جاتے ہیں۔

۴۸۔ اس لئے جو راجہ فتحمند ہو (اور لڑائیوں میں خونریزی کی وجہ سے پاپ کا بھاگی ہو گیا ہو) اگرچہ وہ یگیہ نہ کرے۔ اُس کو شنہ شیپ کی کہانی سُننی چاہیئے۔ (اگر وہ ایسا کرے گا) تو گناہ کا نام و نشان بھی اُس میں باقی نہیں رہے گا +

سُنانے والوں کا انعام

۴۹۔ راجہ کو چاہیئے کہ اِس کہانی کے سُنانے والے کو ہزار گائیں اور جو شخص جوابی کلمے ادا کرے اُس کو سَو گائیں ضرور دے اور اِن دونوں میں سے ہر ایک کو وہ (زرّیں) قالین بھی دیدے جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا۔ اِس کے سوا ہوتر کو ایک رتھ بھی دینا چاہیئے جس پر چاندی کا کام بنا ہوا ہو۔ اور جس میں خچر جُتے ہوئے ہوں +

اس کہانی کے سننے والوں کو پسری اولاد عطا ہوتی ہے۔

۵۰۔ جو لوگ (پسری) اولاد کے خواہشمند ہوں۔ اُن کو بھی یہ کہانی سُننی چاہیئے۔ تب یقیناً اُن کے اولاد ہوگی +

کہانی پر نظر ثانی

۱۔ کہانی ختم ہوئی اور مقدمہ میں اُس کے مستند ہونے کے دلائل بھی لکھے گئے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ اُس سے کیا کیا باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

۲۔ اس کہانی سے بیس باتیں ثابت ہوئیں جن کو میں ناظرین کی آسانی کیلئے اختصار کیساتھ دُہراتا ہوں:

۱- کثرت ازدواج | ویدک دھرم نے مرد کیلئے شادیوں کی کوئی حد معین نہین کی ایک شخص ایک وقت مین سئو سئو نکاح کر سکتا ہے۔اسی لیے ہرشیچندر جیسے دھرماتما راجہ کے محل مین سئو رانیان تھین (دفعہ ۱)

۲- اولاد نرینہ کی عظمت | بے پسر بالکل بیوقعت ہی جانور بھی اس بات کو جانتے ہین۔ بیٹا جنکر بیوی میان کی مان بن جاتی ہی انسان کچھ نہ کرے مگر ایک بیٹا ضرور پیدا کرے۔ کیونکہ وہ باپ کو مکتی دلاتا ہے (دفعہ ۲)

۳- دیوتاؤن کی مہربانی | دیوتاؤن کی مہربانی سے سب کچھ مل سکتا ہے وہی اولاد دیتے ہین۔ چنانچہ ہرشیچندر نے پرماتما سے نہین بلکہ ورن دیوتا سے بیٹا مانگا اور اُسی نے بیٹا دیا (دفعہ ۳-۴)

۴- انسانی قربانی | انسانون کو دیوتاؤن کی بھینٹ چڑھانا ویدک رسم ہے اسی لئے ہرشیچندر نے اپنے بیٹے کو ورن کی بھینٹ چڑھانے کے لئے منت مانی تھی (دفعہ ۳)

۵- دیوتاؤن کا غضب | ہرشیچندر نے اپنے بیٹے کو بچانے کے لئے پانچ دفعہ ورن دیوتا کو ٹالا اور ہر دفعہ ایک نیا حیلہ نکالا- آخر دیوتا نے اُسکو جلندر کی بیماری مین مبتلا کیا (دفعہ ۴-۱۰)

۶- دیوتا بصورت انسان | دیوتا جو صورت چاہین اختیار کر سکتے ہین- چنانچہ اندر دیوتا پانچ دفعہ ایک برہمن کے بھیس مین روہت سے ملا- (دفعہ ۱۰-۱۴)

۷- اولاد کی بیع | مصیبت مین اپنی اولاد کو قتل کئے جانے کے لئے بھی بیچ ڈالنا جائز ہے چنانچہ ایک مقدس گیانی رشی (اجی گرت) نے ایسا ہی کیا تھا (دفعہ ۱۵-۱۷)

۸- قربانی کی تبدیلی | ہر قسم کا انسان بھینٹ چڑھایا جا سکتا ہی۔ چھتری کی جگہ برہمن بھینٹ چڑھایا جائے سب سے بہتر اسی لئے ورن نے روہت کی جگہ شنہ شیپ کی قربانی کو منظور کر لیا (دفعہ ۱۷)

۹- ویدک رشی اور انسانی قربانی | انسانی قربانی کے اہتمام کے لئے چار دھرماتما اور مقدس رشی تجویز کئے گئے

یعنی وِشوامتر۔ جمدگنی۔ وشِشٹھ۔ اور اَیاسیہ جس سے اس رسم کی عظمت کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہی (دفعہ ۱۹)

۱۰۔ مال و دولت کی وقعت اجی گرت رشی تین سوگائین لیکر اپنے بیٹے کو قتل کرنے کے لئے مستعد ہوگیا یعنی ایک رشی کے نزدیک بیٹے سے زیادہ دھن عزیز ہے (دفعہ ۲۱)

۱۱۔ دیوتاؤن کی قدرت شُنہ شیپ نے یکے بعد دیگرے پرجاپتی۔ اگنی۔ سوتر۔ ورن۔ اگنی (دوبارہ) وِشویدیوا۔ اندر۔ اشون۔ نامے دیوتاؤن سے دعا مانگی۔ اور ایک نے دوسرے کی اور دوسرے نے تیسرے کی حمد و ثنا کا حکم دیا آخر کار اُشا دیوی کی حمد و ثنا کا نمبر آیا۔ اُسوقت دیوتاؤن نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھایا ادھر تو شُنہ شیپ کے بندھن کھُلے اور اُدھر ہرشچندر (جو چھ سال سے جلندر کی بیماری سے زندہ درگور ہو رہا تھا) بھلا چنگا ہوگیا۔ (دفعات ۲۳ - ۳۳)

۱۲۔ ویدون کی دیوتا پرستی شُنہ شیپ رگوید کے مختلف منترون سے مختلف دیوتاؤن کی حمد و ثنا کی تھی مثلاً اکتیس منترون سے ورن کی بائیس منترون سے اگنی کی (جو سب دیوتاؤن کا مُکھ ہے) اس سے معلوم ہوا کہ وید مقدس دیوتاؤن کی پراتھنا۔ ثنا کا ایک خزانہ ہے۔ اور اُس کا بڑا مقصد دیوتا پرستی ہے۔ (دفعات ۲۳ - ۳۳)

۱۳۔ دیوتا اور پجاری پجاری دیوتاؤن کے گُن گاتے ہین۔ دیوتا انکو انعام دیتے ہین اندر نے شُنہ شیپ کو سونے کا رتھ دیا۔ اور اُس نے بطور شکریہ دیوتا کی تعریف مین فوراً ایک منتر گھڑ دیا۔ یعنی رگوید۔ منڈل ایک ۳۰۔ منتر ۱۶۔ (دفعہ ۳۰)

۱۴۔ متبنّےٰ بنانے کا دستور یہ ضرور نہین کہ کوئی لاولد ہی کسی کو متبنّیٰ کرے بلکہ ایک صاحب اولاد بھی ایسا کرسکتا ہی۔ وِشوامتر نے شُنہ شیپ کو نہ صرف متبنّیٰ کیا بلکہ اپنا وارث اور جانشین بھی بنا دیا (دفعہ ۳۵ - ۳۶ وغیرہ)

۱۵- کثرت اولاد | ایک بیٹے کا پیدا کرنا تو واجب لازم ہے یوں جتنے بیٹے کوئی چاہے پیدا کرے ویدک دھرم نے کوئی ممانعت نہیں کی اسی لئے وشوامتر رشی نے ایک سو ایک بیٹے پیدا کئے (دفعہ ۴۳)

۱۶- اجی گرت کا فعل | شنہ شیپ کا اپنے بیرحم باپ اجی گرت سے نفرت کرنا اور اس کو چھوڑ دینا ایک قدرتی بات ہے وہ باپ کے فعل کو پاپ بتاتا ہے۔ مگر ویدک دھرم ایسا نہیں کہتا۔ چنانچہ منو جی بھی اس کے فعل کو برا نہیں سمجھتے دیکھو منو ادھیائے ۱۰۔ شلوک ۱۰۵۔ اور مقدمہ کتاب ہذا (دفعات ۱۴ و ۱۶-۱۷)

۱۷- وشوامتر کی دعا کا اثر | وشوامتر نے اپنے سرکش بیٹوں کو بددعا دی۔ جسکا نتیجہ یہ ہے کہ آج تک ان کی اولاد میں نیچ لوگ پیدا ہوتے ہیں جیسے اندھر۔ پُنڈر وغیرہ اور فرمان بردار بیٹوں کے لئے دعائے خیر کی جس کی وجہ سے وہ پھلے پھولے (دفعہ ۴۳-۴۴-۴۴)

۱۸- وید منتر اور شنہ شیپ کی کہانی | یہ کہانی جس کا تعلق رگوید کے سو منتروں سے ہے نظر انداز نہیں کی جا سکتی ورنہ سو منتر مہمل اور بیکار ہو جاتے ہیں جن میں اس کہانی کے مختلف منظر دکھلائے گئے ہیں (دفعہ ۴۵)

۱۹- کہانی سنانے والوں کا انعام | ہوتر اور ادھوریو کو ایک ایک زرین قالین بطور انعام دینا چاہیئے اس کے علاوہ ہوتر کو ہزار گائیں۔ ایک چاندی کا رتھ اور ایک خچروں کی جوڑی۔ اور ادھوریو کو سو گائیں بھی ضرور دی جانی چاہئیں (دفعہ ۴۶ و ۴۹)

۲۰- کہانی کی عظمت | اس کہانی کے دو بڑے پھل ہیں۔ (۱) کہانی سننے والا پاپ سے پاک ہو جاتا ہے اور پاپ کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا اگرچہ وہ یگیہ نہ کرے۔ (۲) لاولد اس کہانی کو سنیں تو ان کے ہاں اولاد ضرور ہوگی۔

۲۱- یہیں سے بحمد اللہ ویدک دھرم کی تحقیق اور شری ۱۰۸ رشی دیانند جی کے دعاوی کی تنقید کیلئے مقالہ ہذا میں ایک نیا باب کھل رہا ہے۔ ناظرین اس کتاب کو بغور پڑھکر جو رائے قائم کریں اُس سے راقم کو بھی مطلع کریں۔ اور اگر اس سے کچھ فائدہ اٹھائیں تو دعائے خیر سے یاد فرمائیں ؎ تا نہال دوستی کے بر دہد * حالیا رفتیم و تخمی کاشتیم * خادم علم دین (خاکسار غلام المحسنین)